عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۲تا۱۸ر صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر جنوری ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۳

ناموس رسالت کی حفاظت کیجیے

قانونِ ناموسِ رسالت میں ممکنہ ترمیم کے خلاف

ملک گیر پُرامن کامیاب ہڑتال

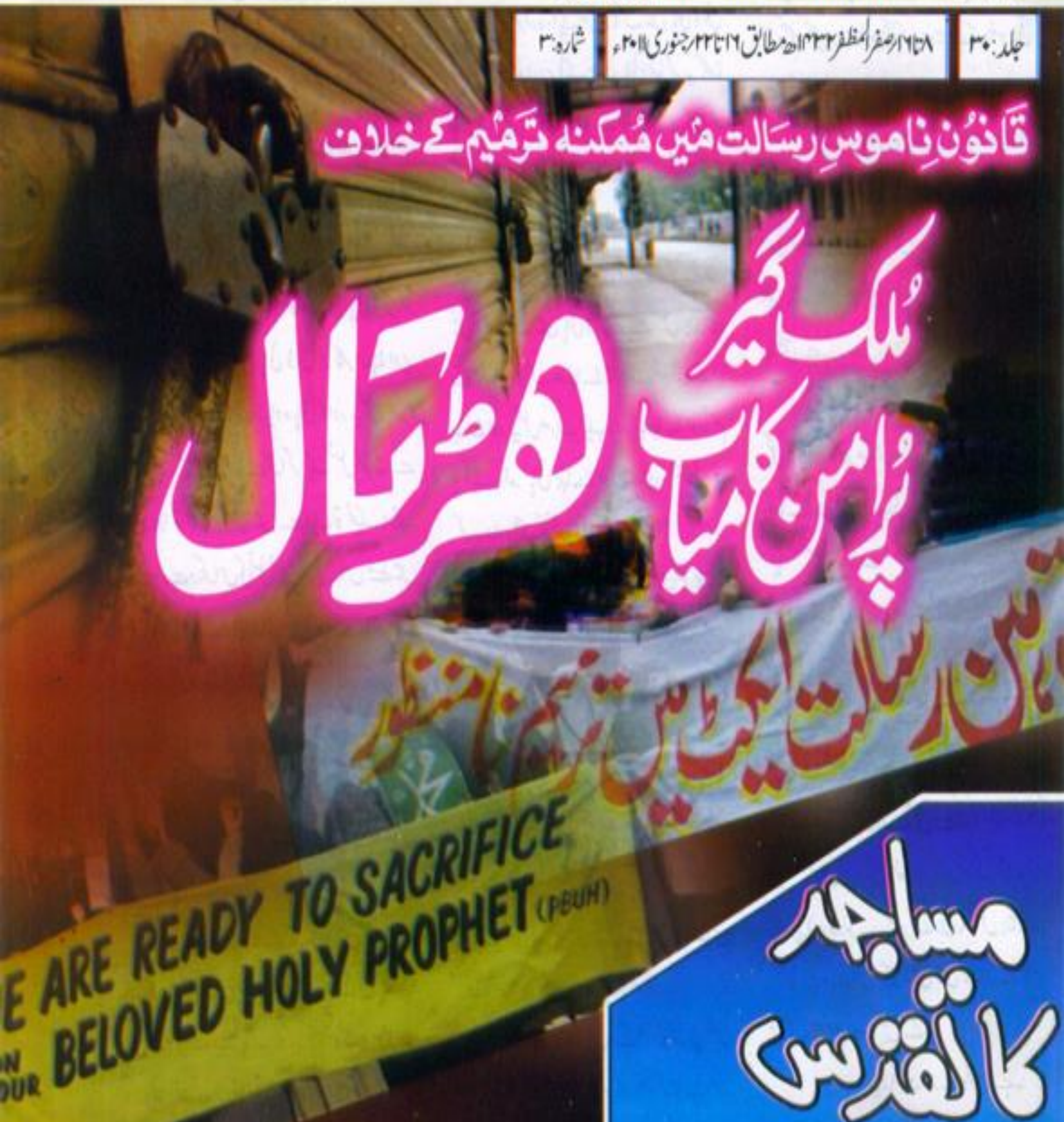

مساجد کا تقدس

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

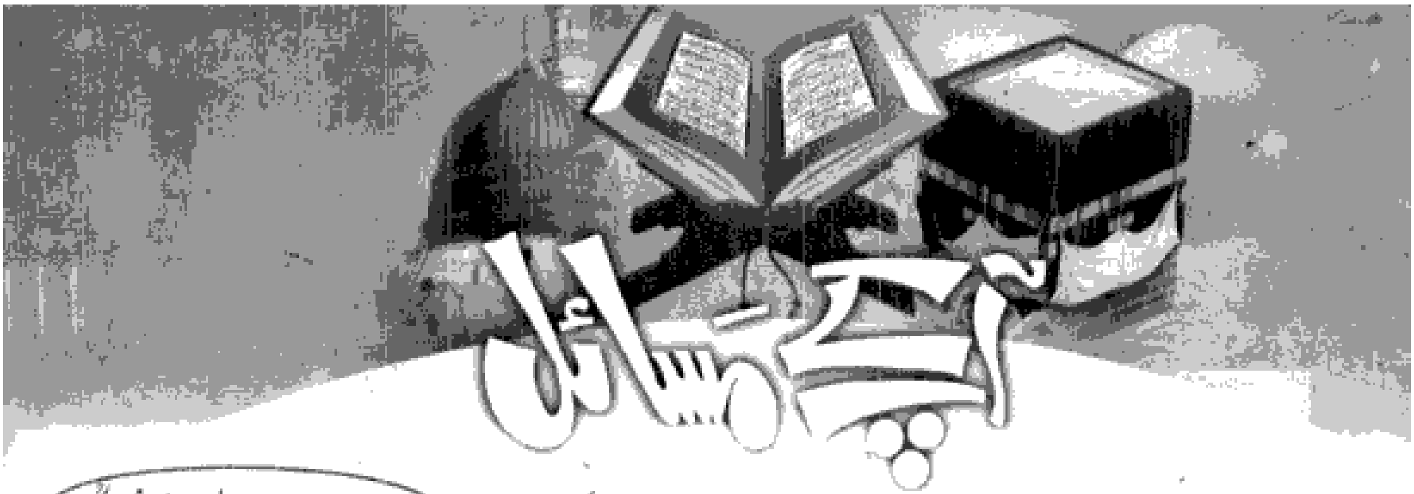

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

یہ وہم اور شیطانی دھوکا ہے

الف خان، متحدہ عرب امارات

س:...... ایک شخص کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اگر غسل (غسل جنابت) صحیح نہیں ہوگا تو وضو، نماز بھی ٹھیک سے نہیں ہوگی اور حتیٰ کہ اگر وہ تنخواہ وصول کرے گا یا بینک سے کوئی رقم نکالے گا یا خرید و فروخت کرے گا تو وہ بھی حرام ہوگی۔ اس لئے وہ وضو، منہ میں پانی ڈال کر غرارے، ناک میں پانی ڈال کر پھر اپنے اوپر پانی بہاتا ہے (بہت زیادہ پانی) اور یہ عمل ۳-۴ مرتبہ مسلسل دہراتا ہے کہ اگر ایک غسل ٹھیک سے نہ ہوا تو ۳-۴ غسل میں سے ایک تو ٹھیک ہوگا۔ بصورت دیگر اس کی تسلی نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں کہ اسے کیا اور کیسے غسل کرنا چاہئے؟

ج:...... یہ صاحب شیطان کی گرفت میں ہیں اور شیطان نے ان کو یہ وہم میں ڈال کر نماز باجماعت سے محروم کرنے کی کامیاب ترکیب کی ہے۔ ظاہر ہے ایسا آدمی جس طرح غسل میں وقت لگائے گا، وضو میں بھی وقت لگائے گا، پہلے تو وہ ناپاکی سے پاک ہی نہ ہوگا، اگر جنابت سے پاک ہوگیا تو وضو نہیں ہوگا، اور رفتہ رفتہ خود ہی نماز قرآن اور دین و مذہب سے بیزار ہوجائے گا۔ اس لئے ان صاحب کو شیطان کی چال کو ناکام بناتے ہوئے ایک مرتبہ پانی منہ میں ڈال کر غرارہ، ایک مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر پورے بدن پر ایک مرتبہ پانی بہاکر یہ سمجھنا چاہئے کہ میرا غسل ہوگیا ہے اور کپڑے پہن کر غسل خانہ سے باہر آجانا چاہئے۔

س:...... غسل جنابت کم از کم کیسے ہوگا؟ کیا صرف تین دفعہ پانی سے غرارے کرنے اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنے سے غسل جنابت سے انسان پاک ہوجائے گا جبکہ وضو بھی نہ کیا جائے اور یہ عمل صرف ایک دفعہ کیا جائے اور جسم پر ایک دفعہ پانی بہائے اور صابن استعمال نہ کرے اور شک کو نظر انداز کردیا جائے؟

ج:...... غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے استنجا کرے، پھر جہاں جسم پر ناپاکی لگی ہو اس کو دھوئے، پھر منہ بھر کے کلی کرے، پھر ناک میں پانی ڈالے، اس کے بعد وضو کرے اور پورے جسم پر تین بار اس طرح پانی ڈالے کہ بال برابر کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

س:...... اگر ہاتھوں پر کوئی تیل یا نیویا کریم یا کوئی اور چکنائی لگ جائے تو کیا صابن سے ہاتھ دھونا ضروری ہے، یا صرف پانی بہانے سے ہاتھ پاک ہوجائیں گے؟ کیونکہ یہ شخص صابن سے پہلے ہاتھ دھوکر پھر وضو کرتا ہے، اگر صابن نہ ملے تو پرانے وضو سے نماز پڑھ لیتا ہے جبکہ کبھی بھی پرانا وضو مشکوک ہوتا ہے کہ وضو باقی ہے یا ٹوٹ چکا ہے؟

ج:...... ہاتھوں پر تیل یا کریم لگ جائے تو پانی سے ہاتھ دھوئے جاسکتے ہیں۔ صابن لگانا کوئی ضروری نہیں ہے، تیل اور کریم ناپاک نہ ہو تو بغیر ہاتھ دھوئے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

س:...... اگر ہاتھ پر کوئی نجس تیل یا کریم لگی ہو اور بغیر صابن کے ہاتھ دھوئے، کھانا کھانے سے (صرف پانی سے ہاتھ دھونے سے) کیا ”غسل جنابت“ فرض ہوجاتا ہے؟ ایسی صورت میں بھی یہ شخص بعد میں غسل کرلیتا ہے یعنی پورا غسل جنابت؟

ج:...... اس سے غسل جنابت واجب نہیں ہوتا، غسل جنابت تو انزال سے ہوتا ہے یا میاں بیوی کے ملنے والے عمل سے۔

س:...... صبح اٹھ کر یہ شخص صرف شک کی بنیاد پر (ہر دوسرے، تیسرے دن) غسل جنابت کرتا ہے ورنہ اس کے خیال میں بہت سے کام ناپاک یا حرام ہوجائیں گے؟

ج:...... یہ حماقت اور بے وقوفی ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ ۱۲ تا ۱۸/ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ جنوری ۲۰۱۱ء شمارہ: ۳

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قانون ناموس رسالت میں مجوزہ ترمیم کے خلاف
ملک گیر پُرامن، کامیاب ہڑتال — ۵ — مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے! (۲) — ۷ — مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
گورنر پنجاب اور وزیر اقلیتی امور کو برطرف کیا جائے — ۹ — پروفیسر متین الرحمن مرتضیٰ
وزیر داخلہ کی سورۂ اخلاص کی تلاوت.... — ۱۱ — قاری محمد حنیف جالندھری
مساجد کا تقدس — ۱۳ — مولانا عبدالسبحان مدنی
اب نہیں ڈھونڈ... — ۱۵ — ابن الحسین عابدی
مسلم خواتین اور جدید جاہلیت — ۱۷ — مولانا زاہد احمد نعمانی
خبروں پر ایک نظر — ۱۹ — ادارہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے — ۲۳ — مولانا محمد نذر رشتانی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زہد کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اسباب اور توکل

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اُونٹوں کو باندھ کر توکل کروں یا ان کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو باندھ دے اور توکل کر!''

(ترمذی ج۲ ص:۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت جو امام ترمذی رحمہ اللہ نے درج کی ہے، اس کی سند پر تو محدثین کو کلام ہے، جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے، مگر یہ مضمون صحیح ہے، چنانچہ اس باب میں حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ کی جس روایت کا حوالہ دیا ہے وہ صحیح ابن حبان میں سندِ صحیح سے مروی ہے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر، ج ۲ ص ۸)

اس حدیث پاک میں یہ تعلیم ہے کہ مال و جان کی حفاظت کے اسباب عادیہ کا اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں، بلکہ عین توکل ہے۔ کوئی شخص رات کو گھر کے دروازے کھلے چھوڑ دے یا چوپاؤں اور مویشیوں کو کھلا چھوڑ کر یوں سمجھے کہ میں نے توکل کیا ہے، تو یہ توکل نہیں، بلکہ بے عقلی ہے۔ ہاں! اپنی قدرت و ہمت کے مطابق جائز اسباب کو اختیار کرنے کے بعد ان پر اعتماد نہ کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، یہ توکل ہے، حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تفویض کے معنی ترکِ تدبیر نہیں، بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا کے سوا کسی پر نظر نہ رکھے، تدبیر کرے اور تدبیر کے نتیجے کو خدا کے سپرد کردے۔''

(انفاسِ عیسیٰ ص:۲۲۱)

دُوسری جگہ فرماتے ہیں:

''ترکِ اسباب حقیقت ہے ترکِ اسبابِ مظنونہ غیر مامور بہا، یعنی جن اسباب پر مسبّب کا ترتب عادۃً یقینی و قطعی نہ ہو اور شرعاً وہ واجب بھی نہ ہوں، ان کو ترک کردینا جائز ہے، باقی جن اسباب پر عادۃً مسبّبات کا ترتب یقینی ہے ان کا ترک جائز نہیں، مثلاً: عادۃً کھانا کھانے پر شبع (سیری) کا ترتب اور پانی پینے پر سیرابی کا ترتب..... اور اسبابِ مظنونہ کا ترک بھی اس شخص کو جائز ہے جو خود بھی قوی الہمت ہو اور اس کے اہل و عیال بھی، یا اس کے اہل و عیال ہی نہ ہوں۔ اسی طرح اسبابِ مامور بہا کا ترک، توکل نہیں، چونکہ وہ سب اسبابِ قطعیہ یقینیہ ہیں۔''

(حوالۂ مذکور ص:۲۲۴)

اس سے ان حضرات کی غلط فہمی دُور ہوجانی چاہئے جو توکل کے معنی ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جانا سمجھتے ہیں، اور پھر صوفیہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

''ابوالحوراء السعدی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے (جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہو؟) فرمایا: مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے: جو چیز تم کو تردد میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ صورت اختیار کرو جس میں کوئی کھٹکا اور دغدغہ نہیں، کیونکہ سچائی سکون و اطمینان کی چیز ہے، اور جھوٹ کھٹکے اور تردد کی چیز ہے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۷۴، ۷۵)

اس حدیث پاک میں اُمت کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ ہر وہ کام جس میں شبہ ہو کہ یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس کی وجہ سے دل میں خلجان اور کھٹک ہو اس کو چھوڑ کر وہ پہلو اختیار کیا جائے جس میں کوئی خلجان اور کھٹک نہ ہو۔ ایسی چیزیں جن کے صحیح یا غلط اور جائز یا ناجائز ہونے میں کھٹک اور خلجان ہو وہ ''مشتبہ'' کہلاتی ہیں، اور ایسی مشتبہ چیزوں سے آدمی جس قدر پرہیز کرے اسی قدر اس کو ورع و تقویٰ کا مقام نصیب ہوگا!

اور یہ جو فرمایا کہ: ''سچائی سکون و اطمینان کی چیز ہے اور جھوٹ کھٹکے اور تردد کی چیز ہے'' اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہر کہنے والے کے کہنے اور ہر فتویٰ دینے والے کے فتویٰ پر عمل نہ کیا جائے۔ جس بات کے سننے کے بعد مؤمن کے قلب میں اطمینان و سکون کی کیفیت پیدا ہوجائے یہ علامت ہے اس کے صدق کی، اور جس بات اور فتویٰ کے بعد بھی دل کا خلجان اور تردد دُور نہ ہو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ قول اور فتویٰ غلط ہے، لائقِ عمل نہیں، اس پر عمل درآمد سے پرہیز کرنا ورع و تقویٰ ہے۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کی عبادت اور محنت کا ذکر کیا گیا (کہ وہ بہت ہی عبادت گزار ہے، اور عبادت میں بہت محنت کرتا ہے)، اور دُوسرے شخص کا پرہیزگاری کے ساتھ ذکر کیا گیا (کہ وہ عبادت میں تو پہلے شخص جیسی محنت نہیں کرتا، لیکن پرہیزگاری میں اس سے فائق ہے)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: پرہیزگاری کی برابری نہیں ہوسکتی۔'' (ترمذی ج:۲ ص ۷۵)

(جاری ہے)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قانون ناموس رسالت میں ممکنہ ترمیم کے خلاف

ملک گیر، پُرامن، کامیاب ہڑتال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسلام آباد میں مورخہ ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو باہم اتفاق اور اتحاد سے ملک بھر کی ۳۵ مذہبی وسیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے قائدین اور راہنماؤں نے حکومت کی طرف سے دفعہ ۲۹۵-سی میں مجوزہ ترمیم کے خلاف تحریک ناموس رسالت کا اعلان اور آغاز کیا اور طے ہوا کہ ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو ملک بھر کی مساجد میں حکومتی عزائم کے خلاف بھرپور احتجاج اور مذمتی قراردادیں پاس کرائی جائیں گی اور ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو ملک بھر میں ہڑتال کی جائے گی۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، بزرگوں کی دعاؤں، توجہات اور مسلمانوں کی خاتم الانبیاء، فخر رسل، تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور لازوال محبت اور لگن کی بنا پر ملک بھر میں پُرامن اور بھرپور ہڑتال ہوئی۔

اس ہڑتال سے ان قوتوں اور لابیوں کی بھی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو آئے دن طعن وتشنیع کرکے اور ترمیم وتنسیخ کے نشتر سے اسلامی قوانین کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے ہٹانے اور دور کرنے کے منصوبے بناتی رہتی ہیں۔ ہڑتال کی تفصیل درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

’’کراچی، لاہور، اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ، پشاور، مظفرآباد (اسٹاف رپورٹر، رپورٹر، نامہ نگاران) تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں ممکنہ تبدیلی کے خلاف دینی جماعتوں کی اپیل پر جمعہ کو پورے ملک میں شٹرڈاؤن ہڑتال کی گئی، اس دوران تمام تجارتی مراکز بند رہے، مختلف شہروں میں مظاہروں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا، شرکا نے گورنر پنجاب اور شیری رحمٰن کے خلاف نعرے لگائے۔ مقررین نے کہا کہ کامیاب ہڑتال نے ثابت کردیا کہ پاکستان قوم تحفظ ناموس رسالت کے لئے متحد و بیدار ہے، توہین رسالت ایکٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کو قبول نہیں کیا جائے گا، حکمران قومی اسمبلی اور سینیٹ میں تحفظ ناموس رسالت قانون کے حق میں قرارداد منظور کرائیں۔ ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں جے یو آئی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء پاکستان، جماعۃ الدعوۃ، جماعت اسلامی کی اپیل پر چاروں صوبوں و آزاد کشمیر میں ناموس رسالت ایکٹ میں ممکنہ ترمیم کے خلاف شٹرڈاؤن ہڑتال کی گئی۔ لاہور میں مال روڈ، ہال روڈ اور دیگر مارکیٹیں بند رہیں، گلی محلوں کی سطح پر بھی شہریوں نے ہڑتال میں بھرپور حصہ لیا۔ شٹرڈاؤن ہڑتال کے موقع پر مختلف مقامات پر جلسوں، مظاہروں، ریلیوں اور ناموس رسالت کانفرنسوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ کراچی شہر کی اکثر مارکیٹیں اور تجارتی مراکز مکمل طور پر بند رہے۔ ریٹیل، ہول سیل، چھوٹے کارخانے، مزدور محنت کش اور ڈیلی ویجز پر کام کرنے والوں سمیت تمام طبقات نے شٹرڈاؤن ہڑتال کی حمایت کرتے ہوئے اس میں بھرپور شمولیت اختیار کی، شہر کے ۵۰۰ سے زائد چھوٹے اور بڑے تجارتی مراکز بند رہے۔ کراچی کے علاوہ پورے اندرون سندھ مکمل

ہڑتال رہی اس موقع پر کاروباری مراکز بند رہے سکھر سمیت گردونواح کے علاقوں میں کاروبار زندگی بند رہا اور مختلف علاقوں میں کاروبار زندگی معطل ہونے کے ساتھ ساتھ پیٹرول پمپ بھی بند رہے۔فیصل آباد،شیخوپورہ،پسرور،سرگودھا،خوشاب،ٹوبہ ٹیک سنگھ،ساہیوال،ملتان ڈی جی خان،ڈیرہ اسماعیل خان،رائے ونڈ،قصور،مریدکے اور دیگر شہروں میں بھی مکمل طور پر شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی آزاد کشمیر کے مختلف شہروں میرپور،کوٹلی،مظفر آباد وغیرہ میں بھی مکمل طور پر شٹر ڈاؤن رہا۔دریں اثنا دینی و سیاسی قائدین مولانا سمیع الحق،مولانا عبدالغفور حیدری،سیّد منور حسن،حافظ محمد سعید،صاحبزادہ ابوالخیر زبیر،مولانا محمد احمد لدھیانوی،قاضی حسین احمد،مولانا امیر حمزہ،لیاقت بلوچ و دیگر نے کہا کہ توہین رسالت ایکٹ میں ممکنہ ترمیم کی کوششوں کے خلاف کامیاب ہڑتال نے ثابت کردیا کہ پاکستان کے ۱۸ کروڑ غیور مسلمان تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں،حکمران تحفظ ناموس رسالت ایکٹ ختم کرنے کی کوششوں سے باز رہیں،اگر ایسا کوئی قدم اٹھانے کی کوشش کی گئی تو پھر کروڑوں محبان رسولؐ سڑکوں پر نکل آئیں گے اور حکمرانوں کو اقتدار سے نکال باہر کریں گے۔انہوں نے کہا کہ قانون کی مخالفت میں بل جمع کرانے پر شیری رحمٰن کی رکنیت منسوخ اور قانون کی اعلانیہ مخالفت اور گستاخ رسول آسیہ مسیح کی حمایت کرنے پر گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو برطرف کیا جائے...... صوبائی دارالحکومت لاہور کے مختلف مقدمات پر ہونے والے احتجاجی مظاہروں سے جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی،جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان،جے یو پی کے جنرل سیکریٹری قاری زوار بہادر،عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی،قاری یونس حسن اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کے لئے بل کا فیصلہ تبدیل کرے ورنہ عوام تحریک کے لئے تیار رہیں۔لاہور میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کے زیر اہتمام قانون رسالت میں مجوزہ ترمیم کے خلاف شہر بھر میں ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔مختلف مذہبی،تجارتی،سماجی تنظیموں نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جلوس نکالے اور وفاقی حکومت،گورنر پنجاب کے خلاف نعرے بازی کی۔اس سلسلے میں احتجاجی مظاہرہ اور ریلی مسجد سے گورنر ہاؤس تک نکالی گئی جس میں جماعۃ الدعوۃ،جامعہ اشرفیہ،اہلحدیث،اہلسنت والجماعت ہال روڈ،اردو بازار،انارکلی،حفیظ سینٹر،مال روڈ کے تاجروں،علماء اور کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی......''

(روزنامہ اسلام کراچی،یکم جنوری ۲۰۱۱ء)

ہم اس پُرامن ہڑتال کرنے پر ملک بھر کی تمام مذہبی،سیاسی جماعتوں،تنظیموں،تاجر برادری،ٹرانسپورٹ کے مالکان اور عوام الناس کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے اپنا حصہ ڈالا۔اسی طرح میڈیا سے تعلق رکھنے والے تمام صحافی بھائیوں اور میڈیا کے مالکان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں،جنھوں نے اس ہڑتال اور عوام الناس کے احتجاج کو بھرپور کوریج دے کر عالمی سطح پر نمایاں کرنے اور اعلیٰ حلقوں تک پہنچانے کا کردار ادا کیا۔

ہم توقع کریں گے کہ اہل کراچی ۹ رجنوری ۲۰۱۱ء کے جلسہ عام میں بھی اسی طرح بھرپور شرکت کرکے لادین ٹولے اور ان کے آقاؤں کو بتادیں گے کہ ہم دین،مذہب،اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے انمٹ محبت رکھتے ہیں اور ان کی حفاظت وصیانت کرنا جانتے ہیں۔

قوم اسی طرح بیدار رہی تو انشاءاللہ وہ دن دور نہیں کہ اس ملک میں نظامِ اسلام کا بول بالا ہوگا اور اہل کفر ونفاق کا منہ کالا ہوگا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ناموس رسالت کی حفاظت کیجئے!

جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

گزشتہ سے پیوستہ

حضور ﷺ کی محبت کس درجہ کی ہو؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ووالدہ وولدہ والناس اجمعین۔"

ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اپنی جان سے، اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے اور ساری دنیا کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔"

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! الحمدللہ! آپ مجھے والدین سے بھی زیادہ محبوب ہیں، آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، ساری دنیا کے انسانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں، لیکن مجھے شک ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے اپنی جان زیادہ پیاری لگتی ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ جب تک اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہیں سمجھوگے اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے۔ اس کے فوراً بعد ایک دم سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں انقلاب آ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! "الآن" اب مجھے یقین ہے کہ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

حضور ﷺ کی محبت کی ایک مثال:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے قول وفعل سے اپنے عمل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعشق کی وہ مثالیں پیش کی ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم، کوئی ملت اپنے مقتداء، اپنے پیغمبر اور اپنے راہنما کی محبت کی ایسی مثال پیش نہیں کرسکی، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، بچپن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیا تھا، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی توفیق عطا فرمادی، تو جس جگہ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا، انہوں نے ساری زندگی اس جگہ سے بال نہیں کٹوائے کہ یہ وہ بال ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوا ہے، صحابہ کرامؓ کے عشق و محبت کا یہ حال تھا۔

آج مسلمانوں کی آزمائش ہے:

آج ایک چھوٹی سی آزمائش ہے کہ تم ربیع الاول کے مہینے میں عید میلاد النبی بھی مناتے ہو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویٰ بھی کرتے ہو، آج تمہارا یہ چھوٹا سا امتحان ہے کہ جو لوگ دریدہ دھنی کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں، ان کے بارے میں تمہارا رویہ کیا ہے؟ کیا پھر بھی تم ان کے ساتھ دوستی کا تعلق رکھوگے؟ کیا پھر بھی تم ان کو معاشی فوائد پہنچانے کی کوشش کروگے؟

فیس بک کا بائیکاٹ کریں:

آج معلوم ہوا کہ فیس بک، جس کے اوپر یہ ناپاک مقابلہ کرایا جارہا ہے، اگر کسی شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واقعی تعلق اور محبت ہے تو اس کی غیرت ایمانی کو یہ بات گوارا نہیں ہونی چاہئے کہ وہ آئندہ اس ناپاک سائٹ کو استعمال کرے، جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے، اس سائٹ کے بارے میں سنا ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ دوستیاں گانٹھ رہے ہیں اور دین و مذہب کی تعلیمات کو اس کے ذریعہ پامال کیا جارہا ہے، وہ سائٹ تو ویسے ہی بند کرنے کے لائق ہے اور اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر آدمی اس کو چھوڑ دے تو یہ یقین رکھو کہ یہ لوگ پیسوں کے بھوکے ہیں، ان کی جان پیسہ ہے۔

پیسوں کی مار مارو:

جیسا کہ قرآن کریم نے سورۂ ھمزہ میں فرمایا کہ یہ طعنہ دینے والے، یہ غیبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مال جمع کرکے گن گن کر رکھتے ہیں، ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ ان کا سب سے بڑا محبوب، ان کا سب سے بڑا خدا پیسہ ہے اور اگر ان کو ایک مرتبہ پیسے کی مار پڑ جائے تو ان کے دماغ درست ہوجائیں، یہ معلوم ہوا کہ اس فیس بک کی سائٹ کو کوئی شخص ایک مرتبہ کھولے تو ان کو ڈھائی ڈالر کا فائدہ پہنچتا ہے۔

ان کا فائدہ نہ ہونے دو:

جو لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کررہے ہیں کیا آپ ان کی سائٹ پر

جا کر ان کو ڈھائی ڈالر کا انعام دو گے؟ کیا ان کو اس کا فائدہ پہنچاؤ گے؟ آج ایک ارب سے زیادہ مسلمان دنیا میں آباد ہیں، اگر تمام دنیا کے مسلمان اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ان سائٹوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا تو چند دنوں کے اندر ان کو تارے نظر آجائیں گے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخی کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

حضور ﷺ کی شان بلند:

دیکھئے! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری تعریف اور ہماری تقدیس سے بے نیاز ہیں، ان کے بارے میں خود اللہ جل شانہ نے یہ فرمادیا کہ: "ورفعنا لک ذکرک" کہ ہم نے تمہارے تذکرے کو بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ دیکھ لو ایسا بلند مقام کہ چوبیس گھنٹے میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں "اشہد ان محمدا رسول اللہ" کی صدا بلند نہ ہوتی ہو، ہر وقت اور ہر لمحہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی بلند بانگ سے دی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے ذکر کو اتنا بلند فرمایا، یہ لوگ ہزار بدزبانیاں کیا کریں، لیکن کائنات کی ساری قوتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تقدیس کے گیت گاتی ہیں اور آپ پر درود بھیجتی ہیں:

"ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔"

اللہ جل شانہ ان پر رحمت بھیجتے ہیں فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں، ان کو نہ ہمارے تمہارے درود کی حاجت ہے، ان کو نہ ہماری اور تمہاری تعریف کی حاجت ہے اور نہ بدباطن لوگوں کی طرف سے کسی تعریف کی حاجت ہے، وہ ذات تو اس سے بلند و برتر و بالا ہے، ان تمام تعریفات سے بلند ہے۔

پیدائش کے وقت سے تعریف:

اس کو تو پیدائش کے وقت سے اللہ تعالیٰ نے "محمد" قرار دیا، یعنی جس کی تعریف کی گئی ہے، جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہے، جس کی تعریف فرشتوں میں ہے، جس کی تعریف کائنات میں ہے، اس ذات کو آپ کی اور ہماری تعریف کی حاجت نہیں، لیکن یہ ایک مسلمان کی خوش بختی ہوگی کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعریف کو اور آپ کی عظمت اور تقدیس کو، آپ کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے وہ ایسا اقدام کرے جس سے ان بدباطنوں کو نقصان پہنچے۔

غیرت ایمانی ہے تو یہ مشغلہ چھوڑ دو:

کم سے کم اتنا تو ہو کہ ان کو پیسے کی چوٹ لگے، ایک مرتبہ ان کو پتہ چلے کہ الحمدللہ! مسلمانوں کی غیرت ابھی سوئی نہیں ہے، خاص طور پر میں اپنے نوجوانوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آج کل انٹرنیٹ کے استعمال کا جو سیلاب ہر طرف جاری ہے، جو لوگوں کی دلچسپی کا ایک مشغلہ ہے، جو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے، لیکن کیا تم اس ذرا سی قربانی کو گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنی دلچسپی کا ایک مشغلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر چھوڑ دو، تم سے جان دینے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا ہے، تم سے مال لینے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا ہے، تم سے صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اپنی دلچسپی کا ایک مشغلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر قربان کردو، اتنا بھی کرلو گے تو انشاء اللہ کم از کم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں میں تمہارا نام لکھا جائے گا، آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تم سرخرو ہو کر یہ کہہ سکو گے کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کرنے والوں کا بائیکاٹ کیا تھا، اگر یہ تحریک چلائی جائے تو آپ دیکھئے گا کہ انشاء اللہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخرت میں یہ لوگ برباد ہوں گے:

اس سورۂ ہمزہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے اپنا منصوبہ پورا کرلیا اور اس پر ناز کریں، لیکن ان کا انجام بربادی ہے، وہ بربادی یہ ہے کہ: "لینبذن فی الحطمة" ان کو اس آگ میں پھینک دیا جائے گا جو ہڈیوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔ "وما ادراک ما الحطمة ○ نار اللہ الموقدة" یہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے، جس میں یہ داخل ہوں گے، جو آگ ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی، یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے، میری طرف سے نہیں ہے، کسی بندے اور کسی انسان کی طرف سے نہیں ہے، یہ تو ہو کر رہے گا، جن بدبختوں نے یہ کارروائی کی ہے، ان بدبختوں کو بالآخر اپنے اس انجام کا سامنا کرنا ہی پڑے گا، وہ اس دنیا میں چاہے کامیابی کے جھنڈے گاڑیں یا اس پر خوشیاں منائیں، لیکن آخرت میں یہ ہو کر رہے گا، لیکن دنیا کے اندر بھی ہمارا کچھ فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اپنی رحمت سے ہمیں اس فریضہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆

وفیات

☆ گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مخلص کارکن بھائی محمد ایاز کے والد ماجد کوکن سوسائٹی بہادرآباد میں قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ملنسار تھے۔ عرصہ سے علیل تھے۔ مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، محمد انور رانا، قاضی احسان احمد اور دیگر کارکنان ختم نبوت نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

☆ گزشتہ دنوں حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے مولانا فیض ربانی کی دادی محترمہ انتقال فرماگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ قاضی احسان احمد، کمال شاہ اور دیگر ساتھیوں نے مرحومہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

گورنر پنجاب اور وزیر اقلیتی امور کو برطرف کیا جائے

پروفیسر متین الرحمن مرتضیٰ

کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی نے ان مطالبات پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت توہین رسالت کے قوانین میں تبدیلیوں یا ان میں ایسی ترمیمات لانے کی کوشش کررہی ہے کہ جس سے یہ قانون بے اثر ہو جائے گا اور یا پھر اس قانون کو منسوخ کرنے کے بارے میں غور کیا جارہا ہے۔ کونسل کا اجلاس اس کے نئے چیئرمین سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی کی صدارت میں ہوا اور اس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوئی کہ اگر کسی قانون میں کوئی سقم پایا جائے تو اس کو ایک ری ریفرنس کے ذریعے کونسل کے روبرو پیش کیا جائے۔ دستور کے تحت یہ صرف اور صرف کونسل کا استحقاق ہے کہ وہ اس قانون کا جائزہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں لے کر اس قانون سے متعلق اپنی رائے اور سفارشات کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرے۔ کونسل کی قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ قانون میں تبدیلیاں لانا ہوں یا اس قانون کو نافذ کرنے کا طریق کار طے کرنا ہو تو تمام پہلوؤں کا بنظر غائر جائزہ لئے بغیر کرنا، بڑی طوائف الملوکی اور غیر ضروری کشیدگی پیدا کرنے کا سبب ہوسکتا ہے جس سے گریز ہی بہتر ہے۔ اس قرارداد میں جن علماء کی تائید وحمایت شامل ہے ان میں مفتی محمد ابراہیم قادری، ڈاکٹر محمد ادریس، ڈاکٹر انوار حسین صدیقی، مولانا ابوالفتح، محمد یوسف، ڈاکٹر صبیحہ قادری، شاہدہ اختر علی، مفتی محمد صدیق ہزاروی، مولانا فضل علی اور مولانا سعید احمد گجراتی شامل ہیں۔

مولانا فضل الرحمن نے کچھ سیاست دانوں اور جدیدیت پسندوں کی طرف سے علماء پر ناروا تنقید کے حوالے سے کہا ہے کہ جمہوریت کو تو مجھ سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے لیکن شریعت حکمرانوں کے ہاتھ خطرے سے ضرور دوچار ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہ بڑی تشویش کی بات ہے کہ توہین رسالت کا قانون اسلامی ریاست میں محفوظ نہیں ہے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے جمعرات کے روز یہ باور کروایا کہ ہم وزیراعظم پر یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے کارندے کے طور پر ان کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ ہمارا وزارت مذہبی امور کے معاملات میں کوئی کردار نہیں ہے۔ فیصلہ عدالت ہی کرسکتی ہے۔

دریں اثناء گورنر پنجاب نے کرسمس کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے پرچم میں سفید پٹی ملک کی اقلیتوں کے حقوق کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس حوالے سے وہ آسیہ بی بی کی مدد کرنے کے لئے محض انسانیت کے ناطے سے پہنچے تھے، مگر ان کے خلاف فتوؤں کا اجرا شروع ہوگیا۔ انہوں نے اس موقف کو دہرایا کہ توہین رسالت کے قانون پر نظرثانی ہونی چاہئے تا کہ اس کے غلط استعمال کو روکا جاسکے۔

گورنر صاحب کا قانون کے غلط استعمال کا بیان محض اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش ہے اور اس اشتباہ کی آڑ میں وہ سنگین نوعیت کی توہین عدالت کے مرتکب ہورہے ہیں کیونکہ عدالتیں محض استغاثے کے دعوے کے تحت آنکھیں بند کرکے مقدمات کے فیصلے نہیں سناتی ہیں بلکہ عدالتیں دوران سماعت جرح وتعدیل کے دوران حتی الوسع حقائق کی تصدیق اور توثیق کے بعد فیصلے صادر کرتی ہیں اور توہین رسالت کے مقدمات محض ایک مرحلے کی سماعت ہی پر حتمی فیصلے تک نہیں پہنچتے، بلکہ ان مقدمات کی پہلی سماعت ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت میں ہوتی ہے، یہاں کی سماعت مکمل ہونے کے بعد سیشن عدالت سزا کا حکم سناتی ہے۔ مگر اس سزا کے ساتھ ہی وہ ملزم کو سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کا حق دیتی ہے۔ ہائی کورٹ میں سیشن عدالت کے فیصلے پر نظرثانی ہوتی ہے اور بعض اوقات دوسرے ہی مرحلے میں سزا کے خلاف اپیل منظور ہوجاتی ہے اور ملزم بری ہوجاتا ہے۔ ہائی کورٹ اگر سیشن کورٹ کے فیصلے کی توثیق کردے تو بھی ہائی کورٹ ملزم کو اپنے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کا حق دیتی ہے اور ایک اور عدالتی مرحلے میں مقدمے کی سماعت ہوتی ہے۔ یوں تین مرحلوں کی سماعت کے بعد حقائق بالکل نکھر کر صاف ہوجاتے ہیں اور ملزم سے کسی نوعیت کی ناانصافی کا شبہ نہیں رہتا۔ توہین رسالت کے الزام کی سماعت

کے اس طریق کار کے مطابق ان تمام مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے کہ جن میں انتہائی سزا یعنی سزائے موت تجویز ہوتی ہے اور کبھی کسی ملزم کی طرف سے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس عدالتی عمل پر اظہار عدم اعتماد نہیں ہوتا۔ لہٰذا توہین رسالت کے مقدمات میں کسی عدم اعتماد کی گنجائش نہیں۔

ملتان میں سیاسی و دینی جماعتوں کے کارکنوں، سیاسی کارکنوں، طلباء، وکلا اور عام شہریوں نے ابدالی روڈ پر قانون توہین رسالت میں حکومت کی طرف سے ممکنہ ترمیمات کی نیت کے خلاف پر جوش مظاہرہ کیا۔ ان مظاہرین نے پریس کلب کے باہر جمع ہوکر حکومت کے خلاف فلک شگاف نعرے لگائے اور متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی تو ردعمل بہت شدید ہوگا اور لاکھوں مسلمان اسلام آباد کا گھیراؤ کر کے حکومت کو مفلوک کر ڈالیں گے۔ مظاہرین نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ گورنر پنجاب کو توہین رسالت کی مرتکب ملزمہ آسیہ بی بی کی حمایت کرنے پر برطرف کیا جائے اور رکن قومی اسمبلی شیری رحمٰن کی طرف سے قومی اسمبلی میں توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا بل پیش کرنے پر انہیں قومی اسمبلی کی رکنیت کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔

دریں اثنا وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی نے کہا کہ حکومت توہین رسالت کے قانون کو بالکلیہ ختم نہیں کرے گی بلکہ ایک ترمیم کے ذریعے اس قانون کے غلط استعمال کو روکے گی۔ وزیر اقلیتی امور کی یہ وضاحت صریحاً مغالطہ انگیز ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سنگین جرائم کے وہ تمام تعزیری قوانین جن میں کڑی سزائیں تجویز کی جاتی ہیں، عدالتوں میں متنازع بنائے جاتے ہیں اور بلاشبہ ان قوانین کا غلط استعمال کر کے بعض بے گناہوں کو سزا دلوانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ ان قوانین کے تحت بے بنیاد الزامات عائد کر کے مقدمات قائم کئے جاتے ہیں۔ قوانین کے غلط حوالوں اور ان کے غلط استعمال کا رجحان عالمگیر ہے، لیکن دنیا میں کہیں بھی قوانین کے غلط استعمال یا ان کے تحت غلط مقدمات کے اندراج کے حوالے سے نہ تو ان قوانین کی منسوخی کے مطالبات ہوتے ہیں اور نہ ان میں ترامیم ہوتی ہیں بلکہ قانون کے غلط اور درست استعمال کی تحقیق و تصدیق کا کام عدالتوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ پوری احتیاط کے ساتھ قیام انصاف کا اہتمام کرتی ہیں۔ کسی مقدمے میں عدالتی عمل مکمل ہونے سے قبل ہی قوانین میں ترمیم وتبدیلی کی مہم بدنیتی کی مظہر ہے اور صریحاً توہین عدالت کا قرینہ رکھتی ہے۔ وزیر اقلیتی امور کی طرف سے اس مہم میں سرگرم شرکت انہیں نااہل ثابت کرتی ہے کیونکہ ان کے اس طرز عمل سے پاکستان کے پورے نظام عدل پر ان کے عدم اطمینان کا اظہار ہوتا ہے جو کسی ذمہ دار وزیر کے لئے مناسب نہیں۔

وزیر اقلیتی امور کا یہ کہنا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں ممکنہ ترمیم کا مقصد اس قانون کے غلط استعمال کو روکنا ہے۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے وزیر موصوف کو یہ تو بتانا چاہئے تھا کہ کتنے مواقع پر یہ قانون غلط استعمال ہوا؟ کتنے لوگوں کو اس قانون کے تحت غلط طور پر ماخوذ کر کے عدالتوں سے سزا ملی؟ کتنے اقلیتی ارکان اس قانون کے تحت سزایاب ہوکر پھانسی چڑھے؟ اگر وہ کوئی ایک بھی مثال اس قسم کے غلط استعمال اور اس کے غلط نتائج کی پیش نہ کرسکیں تو پھر انہیں اور گورنر پنجاب کو فوری طور پر برطرف کیا جانا چاہئے کہ ناحق انہوں نے اتنا بڑا فتنہ پیدا کیا اور اس بات کا انتظار نہ کیا کہ توہین رسالت کے اس مقدمے میں عدالتی عمل کو تو اپنے منطقی انجام تک پہنچنے دیتے۔ انہوں نے صریحاً عدالتی عمل کے دوران مغالطہ انگیزی کرکے رخنہ پیدا کیا اور عدالتی عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی۔ وہ اسی جرم کے تحت بجا طور پر سزا کے مستحق ہیں۔

تحریک ناموس رسالت کی پکار پر پورے ملک میں دینی اور سیاسی جماعتوں کے لاکھوں کارکنوں اور شہریوں نے ملک کے کونے کونے میں حکومت کی طرف سے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوشش پر احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کیا۔ احتجاج میں شریک تنظیموں کی طرف سے ملک کے چھوٹے بڑے ہزاروں شہروں اور قصبات میں مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے قانون کی منسوخی کے تمام مطالبات کو مسترد کرکے حکومت اس قانون کے مکمل تحفظ کی ذمہ داری قبول کرے۔ مظاہرین نے متنبہ کیا کہ اگر اس قانون کو منسوخ یا اس میں کسی قسم کی ترمیم کی کوشش کی گئی تو پورے ملک میں احتجاج منظم کرکے پارلیمنٹ کو گھیر لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ، ملتان، راولپنڈی، حیدر آباد، سکھر وغیرہ میں احتجاجی جلوس نکالے گئے اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے انسدادی قانون میں ذرا بھی تبدیلی ہوئی تو نتائج بہت سنگین ہوں گے۔

۳۱ر دسمبر کو اس حوالے سے ملک کی تمام دینی جماعتوں کی جانب سے ملک گیر ہڑتال کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ حکومت کو اس ملک گیر احتجاج کا نوٹس لیتے ہوئے محتاط ہونا چاہئے اور ہر ممکن بے احتیاطی سے گریز کرنا چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۳۰ر دسمبر ۲۰۱۰ء)

وزیر داخلہ کی سورۂ اخلاص کی تلاوت

ہمارا دینی اور تعلیمی افلاس

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ملتان

وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک کی کابینہ اجلاس میں سورہ اخلاص پڑھنے کی بار بار کوشش کے دوران جس طرح وہ بار بار بھولتے رہے، انہیں لقمے دیئے جاتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ سورہ اخلاص درست طریقے سے نہ پڑھ پائے، اس منظر کو آزاد میڈیا کے ذریعے پوری قوم اور بچے بچے نے دیکھا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وزیر داخلہ کی سورۃ اخلاص کی تلاوت ہر مجلس میں زیر بحث ہے، میڈیا نے جس طرح اسے رپورٹ کیا، اس کے حوالے سے موبائل ایس ایم ایس کا جو سلسلہ جاری ہے حتیٰ کہ اب اسی بنیاد پر عدالتوں میں جناب عبدالرحمٰن ملک کی نااہلی کے حوالے سے رٹ دائر کردی گئی ہے۔ تمام لوگ اسے ایک مذاق، تمسخر اور استہزاء کے طور پر بیان کر رہے ہیں لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو یہ ہنسنے کے بجائے رونے کا مقام ہے اور پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

اگر چہ اس وقت صرف عبدالرحمٰن ملک سورہ اخلاص نہیں پڑھ پائے اور وقتی طور پر وہی سب کے نشانے پر ہیں لیکن اگر موقع دیا جائے تو ہماری کابینہ، سیاستدانوں، بیوروکریسی اور دیگر اہم ترین مناصب پر فائز لوگوں کی اکثریت ایسی ہوگی جو اسی قسم کی صورتحال سے دوچار ہوگی۔ اس واقعے کے تناظر میں ایک قابل غور بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگ جو بالکل بنیادی اسلامی احکامات سے واقف نہیں، ایسی مختصر سورتیں جو ہر نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور بچے بچے کو یاد ہوتی ہیں، وہ بھی پڑھنے سے قاصر ہونے کے باوجود ان لوگوں کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ نہ صرف یہ کہ اس ملک پر حکمرانی کر رہے ہیں بلکہ ملک کے سیاہ و سفید کے مالک اور پوری قوم کی قسمت کے دیوتا بنے بیٹھے ہیں حالانکہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 62 اور 63 تو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اس ملک کے اقتدار اور اہم عہدوں پر صرف وہ لوگ فائز ہو سکتے ہیں جو بنیادی اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اچھے اخلاق وکردار کے مالک ہوں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کی ہمیشہ دھجیاں اڑائی جاتی ہیں، الیکشن کمیشن کے سامنے ہمارے ملک کے اہم ترین لوگ جس قسم کے بیانات دیتے ہیں، قوم پر حکمرانی کے خواب دیکھنے والوں کو جس طرح قرآن کریم کے پاروں کی گنتی، رکعتوں کی تعداد، کلمے اور دیگر بنیادی چیزیں تک یاد نہیں ہوتیں، وہ تشہد کی جگہ سورہ فاتحہ سنانے لگتے ہیں، ان کے لبوں سے پھوٹنے والے شگوفے ہر الیکشن کے موقع پر لطیفوں کی صورت میں زبان زد عام رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اصلاح احوال کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں تعلیم وتربیت کے حوالے سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ دور کے وفاقی وزیر تعلیم جاوید اشرف قاضی نے قرآن کریم کے پاروں کی تعداد 30 کے بجائے 40 بتادی تھی۔ جب وزیر تعلیم اور وہ بھی ایسے وزیر محترم جو ملک کے اہم ترین اداروں کے ذمہ دار مناصب پر فائز رہے ان کی یہ حالت ہے تو باقی کس سے گلہ کیا جائے؟ اس ملک میں حکمرانی کرنے والوں کے بچوں کو فر فر انگلش بولنے کی مشق تو کروائی جاتی ہے، سیاسی داؤ پیچ بھی سکھائے جاتے ہیں، مغربی تہذیب وکلچر کو اپنانے کی تربیت دی جاتی ہے، حتیٰ کہ اب تو آرٹ کے نام پر اس قوم کے معصوم بچوں کے ہاتھوں میں طاؤس ورباب تک تھمادیے جاتے ہیں اور ناچنے گانے کی باقاعدہ کلاسز ہونے لگی ہیں، آئے روز استعماری قوتوں کی ایماء پر نصاب میں تبدیلیاں کی جاتی ہیں، تعلیم کو کاروبار کا ذریعہ بنایا جاتا ہے اور گزشتہ 63 سالوں سے تعلیم کے شعبے کو مختلف تجربات کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے لیکن اس پورے عرصے میں کبھی بھی سنجیدگی سے اس ملک کے نظام تعلیم کی اصلاح نہیں کی گئی۔ یہاں پر حکمرانی کیلئے اے لیول اور او لیول کے مراحل سے گزرنا، باہر کی یونیورسٹیوں میں کچھ عرصہ لگانا تو ضروری خیال کیا جاتا ہے لیکن مسلمانی کا، نہ سہی آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کی رعایت کرتے ہوئے ہی دین کے بنیادی احکامات سکھانے کی ضرورت تک محسوس نہیں کی جاتی جس کے نتیجے میں ایک ایسی نسل پروان چڑھتی ہے جن سے اگر نکاح کے موقع پر کلمے سننے کی بات کی جائے تو انہیں پسینے آنے لگتے ہیں، کہیں قرآن کریم کی چند آیات پڑھنی پڑ جائیں تو ان کا عبدالرحمٰن ملک والا حال ہو جاتا ہے، اذان یا اقامت کہنی پڑ جائے تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں، وہ صرف عید کے موقع پر عید گاہ آتے ہیں اور کن انکھیوں سے دوسروں کو دیکھ دیکھ کر عید کی نماز ادا کرتے

ہیں، انہیں مجبوراً نماز جنازہ کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے لیکن پوری زندگی انہیں نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعائیں یاد نہیں ہوتیں۔ان کی ہر بات کی تان آ کر مسجد اور مدرسہ پر ٹوٹتی ہے،وہ مولوی کو ہمیشہ آڑے ہاتھوں لیتے ہیں لیکن جب بھی ان کے خاندان میں تجہیز و تکفین کا مرحلہ آتا ہے تو وہ دوڑے دوڑے مساجد اور مدارس ہی کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں، نکاح کے موقع پر بھی مولوی صاحب کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھتے ہیں، بچے کے کان میں اذان دینے کی بات آئے تو بھی کسی مولوی صاحب کی خدمت میں ہی حاضر ہوتے ہیں۔

اسلام کے نام پر حاصل کیے اس ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' میں ہمیشہ اس ملک کو آزادی کی منزل سے ہمکنار کرنے والوں کی قربانیوں، ان کے خوابوں اور ان کی امنگوں کا مذاق اڑایا گیا۔عصری تعلیمی اداروں میں خاطر خواہ دینی تعلیم و تربیت تو در کنار جو دینی مدارس رضا کارانہ طور پر، اپنی مدد آپ کے تحت لوگوں کے دین اور ایمان بچانے کی محنت میں لگے ہیں، لوگوں کو قرآن کریم سکھانے اور کلمہ نماز کی تعلیم دینے کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں، مسلمانوں کا اسلام کے ساتھ رشتہ جوڑے رکھنے میں مصروف ہیں اور جن کی برکت سے یہاں کی مساجد آباد ہیں اور کہیں کام کے مسلمان اور کہیں نام کے مسلمان آج تک موجود ہیں، ان مدارس کے ساتھ سورہ اخلاص نہ پڑھ سکنے والوں اور قرآن کریم کے چالیس پارے بتانے والوں کی سربراہی میں جو سلوک ہوتا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔کبھی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا جاتا ہے، کبھی اہل مدارس کی کردار کشی کی جاتی ہے، کبھی دینی مدارس پر چھاپے مارے جاتے ہیں، کبھی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے اور خرابی کی جڑ باور کروایا جاتا ہے اور کبھی مغرب کی شہ پر مدارس میں نام نہاد اصلاحات پر زور دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مدارس میں اصلاحات سے زیادہ تو عصری تعلیمی اداروں بالخصوص حکومت کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔مدارس کے بچوں کو عصری تعلیم دینے پر جتنا زور صرف کیا جاتا ہے اس کا عشر عشیر ہی اگر عصری اداروں کے بچوں کو دینی علوم سے آراستہ کرنے پر دیا جاتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مدارس کے بچے انگلش کمپیوٹر، سائنس سب کچھ پڑھ رہے ہیں لیکن دراصل ضرورت اس امر کی ہے کہ عصری تعلیمی اداروں کے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی جائے، انہیں نماز اور قرآن کریم پڑھایا جائے اور انہیں اقتدار کی بھول بھلیوں میں آنے سے قبل بنیادی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا جائے۔

ہم نے اس واقعہ کے بعد محترم وزیر داخلہ کو کسی دینی مدرسہ میں داخلہ لینے اور پورے اخلاص سے سورہ اخلاص پڑھانے کی جو پیشکش کی ہے وہ پورے خلوص اور خیر خواہی پر مبنی ہے اور صرف وزیر داخلہ کے لیے ہی نہیں بلکہ ان جیسے دیگر بہت سے لوگوں کے لیے بھی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ وزیر داخلہ کے سورہ اخلاص نہ پڑھ سکنے کے واقعہ کو ہنسی مذاق میں ٹال دینا اور چند دنوں کے لئے مذاکروں، مباحثوں اور خبروں کا موضوع بنائے رکھنے کے بعد فراموش کر دینا سراسر زیادتی ہوگی بلکہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہمارے پالیسی سازوں کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے اور اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آخر ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے اور کس جگہ صحیح معنوں میں اصلاح کی ضرورت ہے؟ اسی طرح علمائے کرام، ارباب مدارس، مساجد کے ائمہ و خطباء اور امت کی تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کیلئے سرگرم عمل اداروں، جماعتوں اور تنظیموں کو بھی اس واقعے کو بہت سنجیدگی سے لینا چاہئے اور ان بچوں کی تعلیم و تربیت، انہیں اسلامی اقدار و روایات سے روشناس کروانے اور بنیادی اسلامی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے کی فکر کرنی چاہئے جو آگے چل کر اس ملک اور قوم کے مستقبل اور مقدر کے وارث بنتے ہیں تاکہ کل اس قوم کو کسی اور عبدالرحمٰن ملک اور کسی اور جاوید اشرف قاضی کی وجہ سے مزید شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ☆☆☆

تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہم سب ایک ہیں: علمائے کرام

شیخوپورہ (نمائندہ خصوصی) تحریک ناموس رسالت کے فیصلوں کی تائید اور ان کو عملی شکل دینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں جامع مسجد عیدگاہ مین بازار میں زیر صدارت علامہ محمد یعقوب قادری رہنما جمعیت علماء پاکستان تمام مذہبی دینی، سیاسی اور تاجر تنظیموں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا محمد ایوب طاہر، جمعیت علماء پاکستان کے صدر مفتی محمد اشرف قادری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ قاری محمد الیاس، مولانا عبدالنعیم، سرفراز احمد خان، امیر جماعت اسلامی ضلع شیخوپورہ کے چوہدری نذیر ورک، مرکزی جماعت اہلسنت کے امیر قاری محمد حنیف رضا قادری، مرکزی میلاد کمیٹی کے جنرل سیکرٹری طاہر جاوید نقشبندی، مولانا امتیاز احمد کاشمیری، قاری محمد رمضان خطیب جامعہ توحیدیہ، امجد نذیر بٹ صدر انجمن تاجران شیخوپورہ، رانا محمد اشرف صدر کریانہ مرچنٹ، قاری عبدالباسط امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ، الحاج ملک محمد اسلم بلوچ، چیئرمین انجمن تاجران نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہم سب ایک ہیں اور اس کا تحفظ ہمارا دینی فریضہ ہے اور اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔حکومت نوشتہ دیوار پڑھ لے ۲۹۵سی ایکٹ میں ترمیم و تنسیخ کی کوشش بھی ناقابل برداشت ہے اور حکومت نے اپنی روش کو نہ بدلا تو ان کو منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے گا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ گورنر پنجاب کو برطرف کیا جائے۔

مساجد کا تقدس اور امت کی ذمہ داری

مولانا عبدالسبحان مدنی

مساجد کی عظمت کے لئے تنہا یہ بات کافی ہے کہ اللہ نے ان کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ رب العزت سے منسوب ہر چیز شعائر اللہ میں شامل ہوتی ہے، جس کی تعظیم ایمان کی علامت اور تقویٰ کی شہادت ہے، غور کیا جائے تو مساجد کے بغیر صحیح اسلامی اجتماعی زندگی کا تصور ممکن نہیں ہے، اسی لئے جہاں مسجدیں نہیں ہوتی ہیں، وہاں کے مسلمان دینی شعور سے خالی ہوتے ہیں، جس کا نتیجہ بے حسی وغفلت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، آخر کار ارتداد تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک پوری اسلامی زندگی میں ڈھلنے کے لئے مسجد کی وہی حیثیت ہے جو انسانی زندگی کے لئے گھر کی ہوتی ہے، یہیں ایک سچے مسلمان کو سکون قلب حاصل ہوتا ہے، یہیں اسے اسلامی بھائی چارہ کی فضا ملتی ہے، امیر غریب، کالے گورے کا فرق اسے مسجد میں مٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے، مسجد کی حاضری اس کے لئے ذہنی یکسوئی کا سامان فراہم کرتی ہے، ذاتی مفاد سے اوپر اٹھ کر دینی مفاد کو پہچاننے پھر اس کی حفاظت کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ سے وابستگی کی خاص کیفیت وجود میں آتی ہے جو مسجد کے علاوہ کہیں اور مل ہی نہیں سکتی، کسی بڑی سے بڑی شخصیت سے مکمل اطمینان بھری ملاقات اس کے گھر ہی میں ممکن ہوتی ہے، بالکل اسی طرح اللہ سے مکمل وابستگی خانۂ خدا ہی میں ممکن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے مومن ہونے کی گواہی دینے کا حکم دیا ہے جو اللہ کے گھر آنے جانے کا عادی ہو۔ خود اللہ رب العزت نے یہ بات صاف کردی کہ مسجدیں سب اللہ کی ہوتی ہیں، اس لئے وہاں اللہ کے علاوہ کسی کو پکارا نہ جائے:

"وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا۔"

آیت اگرچہ شرک سے باز رہنے کی تاکید کررہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتی ہے کہ اللہ کی مسجدوں میں اللہ ہی کو یاد کیا جاتا رہے اوروں کا ذکر وہاں قطعاً مناسب نہیں۔

مسجد کی ذاتی عظمت اسی قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اللہ نے اس کی صفائی ستھرائی کا حکم حضرات انبیاء علیہم السلام تک کو دیا بلکہ ان سے اس کا عہد لیا گیا، یہ ہم سب جانتے ہیں کہ انبیاء سے جن باتوں کا عہد لیا جاتا ہے وہ بھلائی کے کاموں میں سب سے اونچا مقام رکھتی ہیں، مسجد کو پاک وصاف رکھنے کا معاملہ اس قدر حساس ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبروں سے اس کا عہد لیا ہے:

"وعہدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔"

ترجمہ: "ابراہیم و اسماعیل دونوں سے ہم نے اس کا عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع وسجدہ گزاروں کے لئے پاک وصاف رکھو گے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کعبۃ اللہ کو تمام انسانوں کے لئے دارومدار قرار دیا:

"جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس۔"

بالکل اسی طرح اللہ کی ہر مسجد وہاں کے مسلم معاشرہ کے لئے دارومدار ہوتی ہے۔ اللہ نے کعبۃ اللہ اور اس کے اطراف کو جائے امن بنایا، بالکل اسی طرح مسجدیں بھی اپنے عبادت گزاروں کے لئے جائے امن بنتی ہیں، دینی لحاظ سے تو ہمیشہ اور دنیا کے لحاظ سے بھی اکثر وبیشتر، اسی لئے حدیث پاک میں بعض خاص نمازوں کی ادائیگی کو اللہ کی پناہ میں آنے کے مترادف قرار دیا گیا، ظاہر بات ہے کہ نماز باجماعت مساجد ہی میں عموماً ہوتی ہیں:

ترجمہ: "جو صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کی پناہ میں آگیا۔"

جن بے شرم غنڈوں نے بابری مسجد ڈھائی، ان میں سے بعض کا انجام بڑا عبرتناک ہوا، ان کی خواہش یہ تھی کہ اللہ کی عبادت سے یہ زمین خالی ہو جائے، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے بعد ہندوستان میں دسیوں ہزار نئی مسجدیں بنیں اور کیا عجب کہ بالکل اسی جگہ اس سے بھی شاندار اور نمازیوں سے آباد مسجد اللہ کے فضل سے تعمیر ہو جائے۔ دنیاوی عدالتوں کے فیصلے جو بھی ہوں، کچھ فیصلے قدرت کے بھی ہوتے ہیں جو اپنے وقت پر ظاہر ہو کر رہتے ہیں:

"واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔"

مساجد کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان وہاں مختلف طبقات کے لوگوں سے ملاقات کرتا ہے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر معاشرہ کی داغ بیل پڑتی ہے، ذاتی مفاد سے اوپر اٹھ کر عام انسانی مفاد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، اس طرح صالح اقدار پر ایک مثالی معاشرہ قائم کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

مساجد کے متعلق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے حد حساس تھے، ہم سب جانتے ہیں کہ مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد آپ کا ابتدائی قیام قبا میں تھا، جہاں آپ نے سب سے پہلا کام مسجد کی تعمیر کا فرمایا، اسی طرح جب مدینہ میں اپنے مستقر پر پہنچے تو اولین کام مسجد نبوی کی تعمیر ہی کا رہا، ورنہ ایک پوری قوم کی ہجرت کے بعد بیسیوں مسائل رہے ہوں گے، لیکن سب سے پہلے مسجد کی تعمیر یہ بتاتی ہے کہ اسلامی معاشرہ میں اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی ہے جس کے بغیر صحیح مسلم معاشرہ کا قیام ممکن ہی نہیں، اس لئے تعمیر مساجد کو کسی صورت موخر نہیں کیا جائے گا۔

مساجد کے احترام میں ادنیٰ کسر بھی آپ ؐ کے لئے ناقابل برداشت تھی، اسی لئے عام جائز کاموں کے لئے بھی مساجد کے استعمال کو پسند نہیں کیا گیا۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کر بیٹھا، آپ ؐ نے اسے سمجھایا اور مساجد کا اصل مصرف بیان فرمایا، آپ ؐ کے مبارک الفاظ یہ تھے:

''انما ھی لذکر اللہ
والصلوٰۃ و قراۃ القرآن۔''

ترجمہ: بھائی! مسجدیں تو اللہ کے ذکر کے لئے، نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کے لئے ہوتی ہیں۔

اسی بنا پر کوئی اگر گمشدہ چیز کی بابت مسجد میں اعلان کرے تو اسے مساجد کا غلط استعمال قرار دے کر یہ کہنے کا حکم دیا گیا: ''لا ردھا اللہ الیک''... خدا کرے کہ تجھے تیری گمشدہ چیز نہ ملے... ایک مرتبہ مسجد میں آپ ؐ نے کسی کا تھوک دیکھا تو بے حد ناراض ہوئے اور تنبیہ فرمائی، آپ ؐ نے ایک مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی کہ مجھے اپنی امت کے اچھے اور برے اعمال دونوں دکھائے گئے، برے اعمال میں ایک عمل میں نے یہ پایا کہ مسجد میں کسی کا بلغم یا تھوک ہے جس پر مٹی نہیں ڈالی جارہی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مسجد میں کسی طرح کی آلودگی کو ختم نہ کرنا نہایت مکروہ ترین کام ہے۔

برصغیر ہندو پاک میں مساجد کے احترام سے متعلق خاصی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، جن کو دور کرنا نہایت ضروری ہے، کریہہ الصوت موذنوں کا تقرر کیا جاتا ہے اور جان بوجھ کر سستے اماموں کو تلاش کیا جاتا ہے، اپنے گھروں کی آرائش وزیبائش پر ضرورت سے زیادہ توجہ کی جاتی ہے اور اللہ کے گھر کے ساتھ لاپرواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے، بلاشبہ یہ مسجد کی بے احترامی ہے جس پر اللہ کے یہاں گرفت ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مبارک گھر کے ساتھ جو ہمارا رویہ ہے کم وبیش وہی معاملہ ہمارے گھروں کے ساتھ اللہ کا ہوتا ہے، آج گھروں سے جو چین و اطمینان رخصت ہو رہا ہے اس کی ایک سیدھی اور ہر ایک کو نظر آنے والی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے گھر کے ساتھ ہمارا طرز عمل ٹھیک نہیں ہے، اس سلسلہ میں امت کا اجتماعی ضمیر بیدار کرنے کی ضرورت ہے، جو مدتوں سے سویا ہوا ہے۔ ارشاد ہے:

''انما یعمر مساجد اللہ من
آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ
واتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسی
اولئک ان یکونوا من المھتدین۔''

آیت نے یہ بتادیا کہ مسجدیں ایمان والوں سے آباد ہوتی ہیں اور آباد رہتی ہیں، لہٰذا ایسے مسلمانوں کا فرض ہے کہ کفار کے ہاتھ میں ہرگز اس کا انتظام نہ سونپیں۔ فساق و فجار کو بھی مسجدوں کا ذمہ دار نہ بنایا جائے۔ مسجد کی حقیقی تعمیر یہ ہے کہ نماز، تلاوت اور اللہ کے ذکر سے ان کو ہمیشہ معمور رکھا جائے۔ یہی لوگ درحقیقت اپنے عمل سے ایمان کی گواہی بھی دیتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجدوں کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''مسجدوں کو آباد کرنے والے درحقیقت اللہ والے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے:

ترجمہ: ''شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو دور بھٹکنے والی یا کسی کنارے پر الگ تھلگ پڑی ہوئی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم بھی دور دراز کی گھاٹیوں میں نہ رہو، یعنی الگ تھلگ مسلم معاشرہ سے کٹ کر زندگی بسر نہ کرو، جماعت سے وابستہ رہو اور عام مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہو، مسجدوں سے ہمیشہ تعلق قائم رکھو۔''

معلوم ہوا کہ مساجد سے وابستہ رہنے والا شیطان کے جال میں نہیں آئے گا، جو شخص شب و روز رحمٰن کے حصار میں ہو اسے شیطان کہاں سے اچک پائے گا؟

آیت نے یہ بھی بتادیا کہ جو لوگ ایمان والے ہیں وہ بہت زیادہ اللہ کے گھروں کی فکر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کے گھر کو خالی رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ دل کے گھر کو ایمان ہی سے خالی کردے۔ اسی طرح آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر سے کسی بھی حیثیت سے کوئی وابستہ ہو تو اس میں ایمان اور عمل صالح کے لحاظ سے امتیازی شان پائی جانی چاہئے۔ مساجد شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ سے وابستہ رہنے والے خود بھی اللہ کے دین کا نمایاں شعار ہوتے ہیں۔ ☆☆☆

اب انہیں ڈھونڈ....

ابن الحسین عابدی

"ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک چٹیل میدان میں ہزاروں لوگ حیران و پریشان کھڑے ہیں، میں بھی ان میں موجود ہوں۔ ان کے چاروں طرف لوہے کے بلند و بالا ستون ہیں اور ان پر زمین سے لے کر قد آدم تک خاردار تار لپٹا ہوا ہے، تار کے اس حلقے سے باہر نکلنے کا کوئی دروازہ یا راستہ نہیں۔ ہزاروں اشخاص کو اس میں قید کر دیا گیا ہے۔ ان میں چند میری شناسا صورتیں بھی ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ہمیں اس مصیبت میں کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟ انہوں نے مجھے جواباً کہا کہ ہمیں احمدیت کی وجہ سے مخالفوں نے یہاں بند کر دیا ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر مسیح موعود پلنگ پر سوئے ہوئے ہیں، انہیں ہماری خبر نہیں کہ وہ ہماری رہائی کے لئے کوشش کر سکیں۔ ہم میں سے کسی کے پاس کوئی اوزار نہیں، جس سے خاردار تار کاٹ کر باہر نکلنے کا راستہ بنایا جا سکے۔ میں نے خاردار تار کے چاروں طرف گھومنا شروع کیا، میں نے دیکھا کہ ایک جگہ سے زمین کی سطح کے قریب کا تار ڈھیلا ہے، میں زمین پر بیٹھا اور اس تار کو اپنے دائیں بائیں سے نیچے دبایا تو وہ تار زمین کے ساتھ جا لگا۔ سر کے قریبی تار کو ہاتھ سے ذرا اوپر کیا تو دونوں تاروں میں اس قدر فاصلہ ہو گیا کہ میں تار سے باہر نکل آیا۔

مجھے کافی فاصلہ پر پلنگ نظر آیا، جس پر مرزا غلام احمد قادیانی چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا، میں نہایت ادب و احترام سے پلنگ کے قریب پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے اپنے چہرے سے چادر سرکائی تو اس کا منہ قریباً دو فٹ لمبا تھا، شکل ناقابل بیان تھی (خنزیر جیسی) ایک آنکھ بالکل بے نور اور بند تھی، دوسری آنکھ ماش کے دانے کے برابر تھی۔

اس نے کہا: میری بہت بُری حالت ہے۔ اس کی آواز کے ساتھ شدید قسم کی بدبو پیدا ہوئی، اس کی شکل اور بدبو سے میں کانپ گیا، میری نیند اچاٹ ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔"

مندرجہ بالا خواب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چوتھے امیر مولانا لال حسین اخترؒ کا تھا، جو ہم نے آپ کو ان کی زبانی سنایا۔

"پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے" کے مصداق مولانا لال حسین اخترؒ قبول اسلام سے پہلے قادیانیوں کے منظور نظر اور اہم شخصیت تھے۔ اس دور میں قادیانیوں نے ان کے ایک ساتھی اور ان کی تعلیم و تربیت پر پچاس ہزار سے زائد رقم خرچ کی۔ اس خرچ پر انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر، حدیث، بائبل، عیسائیت، ہندی، سنسکرت، ویدوں، آریہ سماج اور علم مناظرہ کی تعلیم حاصل کی۔ نصاب تعلیم مکمل ہونے کے بعد انہیں قادیانیوں کا مبلغ بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ "احمدیہ ایسوسی ایشن" کے سیکریٹری اور "پیغام صلح" اخبار کے ایڈیٹر کے فرائض کی انجام دہی بھی مولانا لال حسین اخترؒ کے ذمہ تھی۔ ان کا مشن ہی مرزائی عقیدہ کی تبلیغ واشاعت، آریوں، دہریوں اور عیسائیوں سے مناظرے کرنا تھا۔ مرزائی قیادت ان کی سرگرمیوں پر بڑی نازاں و فرحاں تھی۔

مولانا لال حسین اخترؒ اکثر قادیانیوں کی طرح زن، زر اور زمین کی وجہ سے شیطانی ٹولہ کے حلقہ میں شامل نہیں ہوئے تھے بلکہ غلط فہمی کی بنا پر فتنہ قادیانیت کے جال میں پھنس گئے۔ ان کے دل میں درد اور کڑھن تھی جو انہیں اسلام کے لئے کچھ کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ ۱۹۲۲ء میں تحصیل شکر گڑھ کے ایک جلسہ میں ان کی ملاقات چند قادیانی مبلغین سے ہوئی، جنہوں نے اپنی فطری عیاری و مکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کفریہ عقائد کو دین حنیف کی روشن چادر اڑھائی اور وہ اپنی کم علمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ان کے دام میں آ گئے، یوں قادیانیت سے اپنا رشتہ ناطہ جوڑ لیا۔

ایک عرصہ تک انہوں نے قادیانیت کو گلے لگائے رکھا، چونکہ ان کی بنیاد قادیانیت کی ریشہ دوانی پر نہیں، اخلاص وللہیت پر مبنی تھی۔ اس لئے قادر مطلق ذات کی مدد ان کے شامل حال تھی۔ خدا تعالیٰ نے دستگیری فرمائی، پے در پے عجیب و غریب خوابوں نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے مرزا کی محبت اور عداوت دونوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک محقق کی طرح مطالعہ شروع کیا۔ مرزا کی مشہور تصنیفات کو خالی الذہن ہو کر پڑھ ڈالا۔ قادیانیت اور رد قادیانیت پر لکھی گئی کتابوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا، جوں جوں مطالعہ کرتے گئے حقیقت حال ان پر واضح ہوتی گئی۔ مرزا کا کذب، دروغ گوئی اور حق سے دوری عیاں ہو گئی، الہام، مہدویت، مسیحیت، نبوت وغیرہ دعاوی مرزا کی قلعی کھل گئی۔ مولانا لال حسین اختر

نوراللہ مرقدہ کو یقین کامل ہوگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔

تیرے رندوں پہ سارے کھل گئے اسرار دین ساقی
ہوا علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین ساقی

مئی ۱۹۳۲ء بعد نماز عشا باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں تیس ہزار سے زائد مجمع کے سامنے انہوں نے اپنی توبہ کا اعلان کیا۔ ان کے اعزاز میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ تین گھنٹے ترک مرزائیت پر انہوں نے تقریر کی۔ اسٹیج کے سامنے لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کے مبلغ ومناظر موجود تھے۔ تقریر کے بعد قادیانیوں کو سوال وجواب کے لئے وقت دیا گیا، لیکن وہ مولانا لال حسین اختر کے سامنے دم نہ مار سکے۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر پہلے جس شدومد سے مرزائیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے، اب اس سے بڑھ کر قادیانیوں کا پول گلی گلی کوچہ کوچہ کھولنے لگے۔ مرزائیوں کو متعدد مناظروں میں شکست فاش دی۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو ان کی مرزائیت دشمنی ہضم نہ ہوئی تو ان کو قادیانیوں کے خلاف اپنی سرگرمیاں ختم کرنے کے عوض خطیر رقم کی پیشکش کی جسے انہوں نے نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا۔

مولانا جہاں فن خطابت کے شہسوار تھے، وہاں اعلیٰ ادب کا بھی ذوق سلیم رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں ترک مرزائیت، ختم نبوت اور بزرگان امت، حضرت مسیح علیہ السلام، مرزا قادیانی کی نظر میں، حضرت خواجہ غلام فریدؒ اور مرزا غلام احمد قادیانی، مرکز اسلام، مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں، سیرت مرزا، نجی نبات مرزا، جملی مرزا، آخری فیصلہ، بکروشیب، وفاقی وزیر قانون کی خدمت میں عرضداشت، سقوط مشرقی پاکستان پر حمود الرحمن کمیشن میں تحریری بیان، مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ اور ''انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی'' نامی کتابیں شامل ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کا تحفظ کرتے ہوئے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر ۱۰جون ۱۹۷۳ء کو اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے۔

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

حافظ محمد حنیف شاہد رامپوریؒ کی شہادت

ملک کے معروف خوش الحان نعت خواں جناب حافظ قاری محمد حنیف شاہد رامپوری کو گوجرانوالہ میں برسٹ مار کر شہید کردیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک نے انہیں ۳۰ سال تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی مدح وتوصیف میں گزارنے کی توفیق دی۔ موصوف نے بزم حسانؓ کے نام سے نعت خواں حضرات کی ملکی سطح کی تنظیم قائم کی اور بزم حسانؓ کے صدر رہے اور ملک بھر میں محافل حمد ونعت رائج کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ موصوف کی کچھ عرصہ سے مقامی لوگوں کے ساتھ عداوت چل رہی تھی۔ قبل ازیں مقامی اشتہاری مجرموں نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ جس میں ان کی ایک معصوم بچی شہید ہوگئی اور ایک شدید زخمی ہوگئی۔ ان قاتلوں کے خلاف کیس کیا جس میں دو مفرور تھے، دو بری ہوگئے اور چار کو سزا ہوگئی۔ انہیں کئی دنوں سے قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں، ایک روز بعد ان کی برطانیہ کی فلائٹ تھی۔ سیٹ او کے ہوچکی تھی کہ اپنی ایک بچی جو دسکہ میں دارالعلوم مدینہ میں زیر تعلیم تھی کو ملنے اور اپنی دو بھتیجیوں کو مدرسہ میں چھوڑنے کے لئے گھر سے نکلے، گھر سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر قاتل تاک میں تھے۔ انہوں نے دل ودماغ پر فائر کرکے انہیں شہید کردیا۔ موصوف نے نوشہرہ ورکاں مدرسہ دارالعلوم فاروقیہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔ پنجاب کے نامور خطیب مولانا عبدالحمید وٹو ان کے حفظ کے ساتھی ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں لحن داؤدی سے سرفراز فرمایا تھا۔ جب نعت پڑھتے تو سماں باندھ دیتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ کی لکھی ہوئی نعتیں بڑے ذوق سے پڑھتے۔ حضرت اقدس کی یہ حمد: ''شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا...'' خوبصورت انداز میں پڑھتے کہ لطف ہی آجاتا۔ نیز سید امین گیلانیؒ کی نعت: ''آپ جدھر سے گزرے پتھر بول پڑے...'' جس انداز میں موصوف پڑھتے، اس انداز میں کسی اور نے آج تک نہیں پڑھی۔ نیز مفتی سعید ارشد الحسینی کا لکھا ہوا کلام: ''گر وقت آپڑا ہے مایوس کیوں کھڑا ہے...'' جس انداز سے موصوف پڑھتے شاید شاعر بھی خوبصورت انداز میں نہ پڑھ سکے۔ غرضیکہ تیس سال تک لوگوں کے دلوں کو گرماتے اور ایمانوں کو جلا بخشتے رہے۔ ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۰ء صبح ۱۱ بجے ان کی نماز جنازہ شیرانوالا باغ گوجرانوالہ میں ادا کی گئی، اقامت کے فرائض شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے سرانجام دیئے۔ جنازہ سے پہلے تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا زاہد الراشدی کے علاوہ مولانا محمد یحییٰ عباسی، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد، مولانا ریاض خان سواتی، بابر رضوان باجوہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے اور سید سلمان گیلانی، فیصل بلال حسان، رانا عبدالرؤف سرگودھا نے انہیں منظوم خراج تحسین پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد ثاقب اور مولانا محمد عارف شامی نے کی۔ نعت خواں حضرات شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، رانا عبدالرؤف سرگودھا، فیصل بلال حسان گوجرانوالہ، قاری صفی اللہ بٹ واہ کینٹ، حافظ مطیع الرحمن راولپنڈی، قاضی مطیع اللہ ڈنگہ، قاری آصف رشیدی لاہور، مولانا محمد قاسم گجر لاہور، رانا محمد عثمان قصوری، مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال، پروفیسر عبدالقدوس محسن نارووال، ڈاکٹر عبدالقادر شاہین، سید عزیز الرحمن شاہ، محمود الرحمن جہانیاں سمیت سینکڑوں علماء کرام، طلبا، حفاظ، قراء نے شرکت کی۔ دوسری نماز جنازہ رامپور وڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ان کے آبائی علاقہ میں ادا کی گئی جو ان کے تعلیم کے ساتھی مولانا عبدالحمید وٹو نے پڑھائی اور رامپور کے قبرستان میں انہیں سپرد خاک کردیا گیا۔ حافظ محمد حنیف شاہد کی شہادت سے ملک عزیز ایک خوش الحان نعت خواں کے وجود سے محروم ہوگیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

مسلم خواتین اور جدید جاہلیت

مولانا فریداحمد نعمانی

کیا کبھی آپ کسی معروف ڈیپارٹمنٹل اسٹور گئے ہیں؟ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنی اشیاء ضرورت کی خریداری میں مصروف ہوں، ایسے میں کسی ''بنت حوا'' کی آواز سوچ وفکر کا دائرہ اپنی طرف مبذول کراتی ہے. متعلقہ کمپنی کی مصنوعات کی خوبیوں، فوائد اور ثمرات کی تشہیر میں مصروف زبان لمحہ بھر کے لئے آپ کو ذہنی وقلبی تذبذب سے دوچار کردیتی ہے، کشش صورت سے لے کر زینت لباس تک کا ''وصف اور ڈھنگ'' ابلیسی تیر بن کر آپ کی ایمانی وروحانی نظر وفکر کے قالب کو زخمی کرتا نظر آئے گا۔

یہ رونا اور یہ دکھڑا کسی خاص مقام، مکان اور جگہ کا نہیں ہے، شامت اعمال کی یہ مشاہداتی تصویریں مسلم معاشرے میں قدم قدم پر دیکھنے کو ملتی ہیں، جاہلیت قدیمہ اور جاہلیت جدیدہ صنف نازک کی تذلیل، تحقیر اور عدم توقیر کے حوالے سے سرمو کوئی فرق وامتیاز نہیں رکھتیں، حوا کی بیٹی ماضی قدیم میں یونانیوں کے ہاں برائیوں کا منبع، عرب کے ہاں ذلت ورسوائی کی علامت اور اہل کلیسا کے ہاں لونڈیوں سے بدتر حیثیت کی حامل گردانی جاتی تھی، حد تو یہ ہے کہ نصرانیت باوجود ایک مذہب سماوی کا دعویدار ہونے کے تحریف وتبدل کی رنگ آمیزی سے اس قدر کھوکھلا پڑ چکا تھا کہ عورتوں کے لئے کلام مقدس کو چھونا اور گرجے میں داخلہ تک ممنوع قرار دیا جاچکا تھا۔

اس کے برخلاف اسلام نے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی صورت میں عورت کے حقوق بیان اور بحال کئے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات توصیف اناث کو ''آبگینوں'' کی مانند نازک بتلاتی اور ان کی حفاظت کا حکم دیتی ہیں۔

فی زمانہ حقوق نسواں کی بحالی اور تحفظ کے نام پر بنڈی دل مغرب زدہ این جی اوز کا وجود نامسعود مسلمان خواتین کو دین سے برگشتہ خاطر کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اور حربے اپنارہے ہیں؟ آیئے! ایک اچٹتی نظر اس کھلی حقیقت پر ڈالتے ہیں:

☆...... معاشرے کے مستحکم اور فیصلہ کن اہمیت وحیثیت رکھنے والے افراد کار سے ربط وضبط بڑھانا تاکہ راستے کی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

☆...... اشتہارات کی تشہیر اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ رائے عامہ کی ہمواری۔

☆...... باقاعدہ اور منظم طریقہ کار کے تحت عدالتوں میں ''عورتوں کے لئے جنسی فیصلوں کی آزادی'' کے عنوان سے من پسند شادی کرنے والے جوڑوں کے مقدمات دائر کئے جارہے ہیں تاکہ بین الاقوامی سطح پر اس طرز عمل کی زیادہ سے زیادہ پذیرائی ہوسکے۔

☆...... جنسی بے راہ روی کو ہوا دینے کے لئے مخلوط تعلیمی اداروں کے قیام کی بھرپور حوصلہ افزائی۔

☆...... دفاتر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں مرد وعورت کے اختلاطی ماحول کی نشوونما، نوبت بایں جارسید کہ افواج پاکستان میں مخلوط ماحول پیدا کرنے کے لئے ایجوکیشن، انجینئرنگ، اکاؤنٹس اور دیگر دفتری امور کے لئے خواتین کی بھرتی جاری وساری ہے، یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں امریکی وزیر خارجہ نے مسلح افواج کو مغربی کلچر کو فروغ دینے کا مخیر صائب مشورہ دیا تھا۔

☆...... ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مخلوط محفلوں کی خبریں، کہانیاں اور رپورٹس منظر عام پر لائی جارہی ہیں، الیکٹرونک میڈیا سے پیش کئے جانے والے پروگراموں میں جنسی آزادی اور خاندانی منصوبہ بندی کے مقاصد کو خصوصی طور پر اجاگر اور نمایاں کیا جارہا ہے۔ اس صورت حال پر حفیظ جالندھری کے اشعار جاندار اور خوبصورت تجزیہ وتبصرہ معلوم ہوتے ہیں:

اب مسلمانوں میں بھی نکلے ہیں کچھ روشن خیال
جن کی نظروں میں حجاب صنف نازک ہے وبال
چاہتے ہیں بیٹیوں، بہنوں کو عریاں دیکھنا
محفلیں آباد لیکن گھر کو ویراں دیکھنا

یہ بات اب طشت از بام ہوچکی ہے کہ این جی اوز کے پشت پناہ، اقوام متحدہ، امریکا اور صیہونی گماشتے ہیں، جن کا مطمح نظر اور مقصد حیات ہی اسلام کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا ہے۔

تسلیم کہ ''معاش'' بعض مخصوص حالات وکیفیات میں کچھ خواتین کی اقتصادی مجبوری ہے، لیکن اس کے لئے حدود شرع کو پامال کرنا اسلامی

تعلیمات کا سرعام ''عملی استہزا'' کرنا اور مشرقی روایات و اقدار کو پشت ڈالنا کہاں کی دانشمندی، روشن خیالی اور تہذیب یافتہ ہونے کی علامت ونشانی ہے؟ اسلام دین فطرت ہے، اس کی روشن واضح اور غیر مبہم تعلیمات ہر دور وزمانہ میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک، عورت سے لے کر مرد تک، بچہ سے لے بوڑھے تک، جاہل سے لے کر عالم تک، فقیر سے لے کر غنی تک، غرض ہر ایک کے لئے یکساں قابل قبول وعمل تھیں، ہیں اور رہیں گی، کمی اور نقص انسان کی کمزوری اور خامی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان خواتین اپنی متاع عفت وایمان کی حفاظت، اہمیت اور ضرورت کو اسلام کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سعی بلیغ کریں۔

سردست صاحب ایمان خاتون کا لباس اسلام کی نگاہ میں کیا اہمیت وحیثیت رکھتا ہے؟ اس سوال کا جواب ''دین مبین'' کی تعلیم کردہ ہدایات کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور میں (مکہ سے مدینہ) ہجرت کی۔ جب اللہ پاک نے ''ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن'' کا حکم نازل فرمایا تو انہوں نے اپنی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنالئے۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مشرک عورتیں سر پر دوپٹہ کر کے بقیہ حصہ کمر پر ڈال دیا کرتی تھیں، اس کے برعکس مسلمان عورتوں کو حکم ہوا کہ سر سمیت سینہ اور گلے پر بھی دوپٹہ ڈالیں، یہ حکم سن کر صحابیات نے موٹی چادروں کو کاٹ کر اپنے دوپٹے بنالئے، کیونکہ باریک کپڑے سے سر اور بدن کا پردہ نہ ہوسکتا تھا'' تحفۂ خواتین'' میں مولانا عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ حدیث مذکور کے ذیل میں رقم طراز ہیں:

''آج کل کی عورتیں سر چھپانے کو عیب سمجھتی ہیں اور دوپٹہ اوڑھتی بھی ہیں تو اس قدر باریک ہوتا ہے کہ سر کے بال اور مواقع حسن وجمال اس سے پوشیدہ نہیں ہوتے دوسرے اس قسم کا دوپٹہ بناتی ہیں کہ سر پر ٹھہرتا ہی نہیں، چکنا ہٹ کی وجہ سے بار بار سرکتا ہے اور پردہ کے مقصد کو فوت کردیتا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ پاک ایسے مرد پر لعنت فرماتے ہیں جو عورت کا لباس پہنے اور ایسی عورت بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت کی سزاوار ٹھہرتی ہے جو مرد کا پہناوا زیب تن کرے۔''

اس حدیث مبارک کی روشنی میں اپنے گردو پیش پر نظر ڈالئے، فیشن پرستی کا ماحول، موسم اور فضا اباحیت پسندی، جنسی بے راہ روی، فحاشی وعریانی اور مادیت کی یورش ہر سو بپا ہے، نادانی، خود فریبی اور نفس پرستی کا شکار مسلمان ''غیروں'' کی نقالی میں اس قدر منہمک ہوچکے ہیں کہ مرد وزن کی ہیئت، لباس، نوعیت کار اور پیدائشی فرق تک کو ختم کردینے پر تلے بیٹھے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی دوسری روایت میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جہنم کے دو طبقے ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ان دو گروہوں میں سے ایک تو وہ قوم ہوگی جن کے پاس کوڑے ہوں گے، گائے کی دم کی طرح اور اس سے وہ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے، دوسرا طبقہ ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی جانب میلان رکھنے والی ہوں گی، ان کے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آرہی ہوگی۔''

کتنی سخت وعید ہے ان دختران ملت کے واسطے جو اسلامی معاشرت اور اوضاع واطوار سے صرف نظر کر کے جدت پسندی اور باطل رسوم و رواج کو اپنی کامیابی کی کلید اور ترقی کا زینہ سمجھ بیٹھی ہیں، کیا آج مغرب کی مادہ پرستی نے عورت کو زمانہ جاہلیت کی طرح عزت کی اوج ثریا سے خاک ذلت پر نہیں دے مارا؟ کیا آج امت مسلمہ کی مائیں، بہنیں، اور بیٹیاں مغربی استعمار کے دام تزویر کا شکار نہیں؟ فیصلہ آپ پر ہے!!

فطرت سے بغاوت کے نتیجے میں خود اس یورپ کی معاشرتی ٹوٹ پھوٹ اور خانگی زندگی کی زبوں حالی کیا صورت وشکل اختیار کرچکی ہے؟ اس ضمن میں سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف کا یہ ''اعتراف جرم'' سند کے طور پر پیش کرنے کے لئے کافی ہے جس میں انہوں نے کہا:

''ہم نے عورتوں کو گھر سے نکال کر بہت بڑی غلطی کی ہے، اس سے اگرچہ ہماری مصنوعات بڑھ گئیں لیکن ہم معاشرتی ابتری کا شکار ہوگئے ہیں۔'' ☆☆

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ناموس رسالت ریلی اور کامیاب ہڑتال

نواب شاہ (رپورٹ: تجمل حسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی طرف سے ۲۴؍دسمبر بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک ایک کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت ریلی نکالی گئی۔ اس عظیم الشان ریلی میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکاء نے مختلف عبارتوں پر مشتمل بینرز، پلے کارڈز اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ یہ عظیم الشان ریلی کبیر مسجد ختم نبوت کے دفتر سے شروع ہوئی اور مختلف چوکوں اور چوراہوں سے ہوتی ہوئی پریس کلب پہنچی اور پریس کلب پر تمام جماعتوں کی طرف سے شریک نمائندگان تقریریں کیں اور ۳۱؍دسمبر کی ملک گیر ہڑتال کو کامیاب بنانے کا بھرپور عزم کیا۔ مسلک بریلوی کے مولوی اللہ یار اور مولوی بشیر احمد صدیقی کے بیانات ہوئے، انہوں نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کا اعلان کیا۔ جماعت اسلامی کے سرور احمد اور ممتاز حسین سہتو کے بیان ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تحریک ناموس رسالت میں پیش پیش رہیں گے اور ۳۱؍دسمبر کو مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال کریں گے۔ جماعت اہل سنت والجماعت کے رہنما جعفر آزاد اور حافظ منیر احمد حقانی نے بھی خطاب کیا اور ہر طرح سے تحریک کا ساتھ دینے کا عزم کیا۔ پختون ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جان محمد پٹھان، ٹیلرز یونین کے صدر غوث بخش انصار، تاجر اتحاد کمیٹی کے چیئرمین عبدالقیوم قریشی بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے اپنے خطابات میں ۳۱؍دسمبر کی ہڑتال کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور یقین دہانی کرائی۔ جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ نواب شاہ کے امیر مولانا سراج الدین، نائب امیر مولانا عبدالستار بھٹی، صوبائی رہنما ناظم بردی حافظ عبدالرزاق ضلع ناظم کے بیانات ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفتی محمد یونس سابق امیر نواب شاہ، قاری امجد مدنی جنرل سیکریٹری مولانا انیس امیر نواب شاہ نے بھی مجمع سے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے قرارداد پیش کی۔ آخر میں دعا سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری ارشد مدنی نے کرائی۔

اس موقع پر منظور ہونے والی قراردادیں

۱:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آل پارٹیز کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا اس کو غیر موثر بنانے کی کوشش نہ کی جائے۔

۲:... یہ اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانی اور قادیانیت نوازوں کو برطرف کیا جائے۔

۳:... یہ اجتماع صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے حکومتی عناصر جو اس قانون میں ترمیم کی کوشش میں ہیں یا اس کی تائید میں ہیں ان سب کو عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

۴:... یہ اجتماع صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت کی سزا یافتہ خاتون کی آئینی اور قانونی طور پر سزا برقرار رکھی جائے۔

۳۱؍دسمبر کو تحریک ناموس رسالت کی اپیل پر پورے ملک کی طرح نواب شاہ میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی۔ تمام مسلمانوں نے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے قانون کی حمایت میں از خود ہڑتال کی۔ کہیں سے بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ ہڑتال بہت کامیاب رہی، اب تو حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور حکومت کو قانون تحفظ ناموس رسالت کو بالکل نہیں چھیڑنا چاہئے ورنہ.....

ناموس رسالت کے خلاف ہر سازش ناکام بنادی جائے گی: قاضی احسان احمد

کراچی... (محمد قاسم احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا ۲؍جنوری بروز اتوار بعد نماز عصر جامع مسجد فلاح میں ماہانہ ترتیبی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ناموس رسالت امت مسلمہ کا واحد مسئلہ ہے جس پر مسلمانوں نے کبھی سمجھوتہ کرنا گوارا نہیں کیا۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ اٹھایا عزت وحرمت پر بات آئی تو یہاں کے عاشقان مصطفیؐ نے یکجا ہوکر توہین رسالت کے خلاف آواز اٹھائی اور منکرین رسالت و گستاخان نبوت کو ان کے انجام تک پہنچا کر دم لیا۔ آج ایک بار پھر یہود ونصاریٰ کے نمک خواروں کی جانب سے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفظ دیئے جانے کی بات کی جانے لگی تو پوری قوم نے متحد ہوکر پر زور احتجاج کیا اور ۲۴؍دسمبر کو کامیاب احتجاجی مظاہروں اور ۳۱؍دسمبر کو ملک گیر تاریخی ہڑتال کا انعقاد کرکے حکومت کو یہ پیغام دے دیا کہ ناموس رسالت کے خلاف کی جانے والی ہر سازش ناکام بنادی جائے گی۔ انہوں نے ترتیبی نشست کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کل قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس کے ساتھ اس کو محبت ہوگی۔'' ہم سب کو چاہئے کہ ہم بھی یہ عقیدہ رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہماری کل متاع ہے اور جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور گستاخ ہوگا، اس سے دشمنی اور نفرت رکھنا بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

پورے پاکستان کی طرح اندرون سندھ بھی بھرپور ہڑتال ہوئی

میرپور خاص (رپورٹ: مودود احمد ماجد) پورے پاکستان کی طرح اندرون سندھ میں ۲۴؍دسمبر کو بھرپور احتجاجی مظاہرے اور ۳۱؍دسمبر کو بھرپور ہڑتال ہوئی اور اس احتجاج کو کامیاب بنانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا قاری محمد یوسف تھرپارکر، حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی گولارچی بدین، مولانا تجمل حسین خیرپور، نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر نے اپنے جماعتی رفقاء کو لے کر تمام مکاتب فکر کے حضرات کے ساتھ مل کر کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دی اور ۳۱؍دسمبر کو پورے سندھ کے تمام شہروں حتی کہ دیہات بھی بند تھے۔ تھرپارکر کا علاقہ جس میں اکثر آبادی ہندو ہے اور مسلمان اتنے نہیں، اس تھرپارکر کے بھی بعض شہر عمرکوٹ، مٹھی، اسلام کوٹ، چھاچھرو وغیرہ میں بھی ہڑتال کی کیفیت موجود تھی۔ اندرون سندھ گھوٹکی سے لے کر جیکب آباد، شکارپور، اور مورو، دادو تا ٹھٹھہ، بدین اور اسی طرح پاکستان کا اہم شہر کراچی ہڑتال میں سب سے آگے رہا۔ بہت سے شہروں میں صرف ہڑتال کاروباری ہی نہیں بلکہ ٹریفک بھی برائے نام تھی اور اس میں کراچی کے ٹرانسپورٹرز حضرات نے از خود اس ہڑتال میں حصہ لیا الحمدللہ! ہڑتال کی کال تحریک ناموس رسالت کے پلیٹ فارم سے تھی اور اس میں تمام دینی جماعتوں کے کارکنوں نے اس کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا اور ہڑتال کے دن پورے ملک کی طرح اندرون سندھ میں بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ راقم کا ہڑتال والے دن مختلف شہروں میں مختلف حضرات سے رابطہ رہا، ہر طرف سے ایک ہی جواب تھا کہ ہڑتال پُرامن اور خوب رہی ہے۔ راقم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی سے کئی بار رابطہ کر کے صورتحال معلوم کی تو مولانا محمد نذر عثمانی نے حیدرآباد کی صورتحال بہت ہی اچھی بتائی اور اس کے ساتھ راقم نے ضلع میرپور خاص کے کئی شہروں کا از خود بھی جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ احتجاجی ہڑتال کراچی ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں بھرپور ہڑتال ہے اور یہ ہڑتال خالصتاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے تھی، جس میں تمام مسلمانوں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کے لئے ملک گیر ہڑتال نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں

کہوٹہ (نمائندہ) تحفظ ناموس رسالت کے لئے ملک گیر ہڑتال اور احتجاجی ریلیاں نکال کر مسلمانوں نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہوٹہ کے مرکزی مبلغ مولانا تجمل حسین، سرپرست مولانا نعمت اللہ شیخ، امیر حکیم عبدالواحد بروہی، جنرل سیکرٹری عبدالسمیع شیخ، انجینئر جاوید احمد شیخ، مولوی جنید احمد، عبداللطیف شیخ، سکندر کھرل نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عاصمہ جہانگیر کے بیان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں کہ اس نے تحفظ ناموس رسالت تحریک کو دہشت گردی کہا ہے، اس نے سترہ کروڑ مسلمانوں کے دینی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ ۹ جنوری کو کراچی میں جلسہ عام میں بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔

قادیانیوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کی تعمیر رکوادی گئی

نازآباد کوٹ محمد یار ضلع چنیوٹ میں قادیانیوں نے اتوار کی چھٹی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پانچ چھ مستری مزدور لگا کر عبادت گاہ کی تعمیر شروع کر دی۔ علاقہ کے مسلمانوں نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ کو اطلاع دی۔ مولانا نے فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو آگاہ کیا اور خود موقع پر پہنچ گئے۔ مولانا کے وہاں پہنچنے پر پولیس کے آنے سے پہلے ہی تعمیر روک دی گئی۔ مقامی علمائے کرام، مولانا محمد یاسین گوہر، مولانا مسعود احمد سروری، قاری عبدالکریم اور دیگر مسلمان موجود تھے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے پولیس کو تفصیل سے آگاہ کیا اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) چنیوٹ زاہد سہیل اور ڈی ایس پی چنیوٹ نے فوری طور پر کام بند کروا دیا۔ بعد ازاں علماء کا وفد مولانا غلام مصطفیٰ کی قیادت میں ڈی سی او چنیوٹ سے ملا جس نے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ڈی سی او چنیوٹ نے حکم دیا کہ قادیانی قانون کے دائرے میں رہیں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔ اس کے بعد چناب نگر کے ڈی ایس پی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں قادیانیوں کی ناکہ بندیوں اور مرزا قادیانی پر ٹولیوں کی شکل میں درود و سلام اور نعرے بازی کرنے اور مسلمانوں کو بلاوجہ پریشان کرنے سے باز رہنے کا کہا۔ جس پر مقامی انتظامیہ نے علماء کو یقین دہانی کروائی کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاری یاسین گوہر، مولانا مسعود احمد سروری، مولانا عبدالکریم، قاری محمد شاہد، حاجی بشیر حسین چمن نمائندہ جنگ، حافظ محمد عمیر بھی شامل تھے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سہ روزہ تبلیغی دورہ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ پورے تین دن مختلف مقامات پر تبلیغی پروگرام منعقد ہوئے، جن میں پہلا پروگرام مولانا زاہد الراشدی کی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ۲۱ر دسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب ''ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری'' کے موضوع پر خطاب کیا، مولانا محمد عارف شامی ساتھ تھے۔ ۲۲ر دسمبر بروز بدھ جامعہ فرقانیہ میں بعد نماز فجر تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر تفصیلی خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ککی والا میں آل پارٹیز علماء کنونشن میں مہمان خصوصی تھے اور علماء کرام کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا خاکہ اور آئندہ کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت چمن شاہ میں عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت سے متعلق مدلل بیان کیا اور سامعین کو تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشا مولانا قاری محمد منیر نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی دعوت پر جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ میں خطاب کیا۔ ۲۳ر دسمبر بعد نماز فجر جامع مسجد ختم نبوت ککی والا میں درس دیا۔ دس بجے صبح ڈاکٹر پروفیسر عبدالماجد حمید مشرقی کی دعوت پر ''المشرق سائنس کالج'' میں طالبات سے عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے عنوان پر مفصل خطاب کیا۔ پروفیسر عبدالماجد حمید مشرقی ناظم اعلیٰ مشرق سائنس کالج نے اپنی تحریر کردہ تفسیر قرآن ''دی لائٹ آف قرآن'' ہدیتاً پیش کی اور مولانا مدظلہ، مولانا محمد عارف شامی اور فیصل بلال حسان کی کالج میں آمد پر شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد رشیدیہ گھنٹہ گھر میں تبلیغی و اصلاحی پروگرام رکھا گیا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقی رسول پورہ میں عوام الناس میں شعور تحفظ ناموس رسالت اجاگر کرنے کے لئے تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر صدیقی مسجد کے خطیب مولانا اشفاق نے مولانا مدظلہ کا شکریہ ادا کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔

حلقہ کیماڑی ٹاؤن میں تحفظ ناموس رسالت پروگرام

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کیماڑی ٹاؤن میں قانون ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلے میں گلشن سکندر آباد (ٹاپو) شیریں جناح کالونی میں ایک عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی، جس کے مہمان خصوصی مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا توصیف احمد تھے۔ کانفرنس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام کیماڑی ٹاؤن مولانا قاضی فخر الحسن نے کی جبکہ کانفرنس میں جید علماء کرام مولانا سمیع اللہ ہزاروی، مولانا اکرام اللہ، مولانا محمد عارف، مولانا محمد انور، مفتی صابر الرحمن، مولانا شاہد اللہ، مولانا محمد کاشف اور دیگر نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ گورنر پنجاب غیروں کے آلۂ کار بن کر ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوششوں سے باز آجائیں۔ شمع رسالت کے پروانے ناموس رسالت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے عوام سے ۹ر جنوری کو فقید المثال جلسہ میں شرکت کی اپیل کی۔ مولانا توصیف احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون ناموس رسالت کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے، ہر سطح پر قانون ناموس رسالت کا دفاع کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفی کے تبلیغی پروگرام

☆ مرکزی جامع مسجد روڈہ ضلع خوشاب میں جمعۃ المبارک کے روز اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں، ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اگر کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ انہوں نے سامعین کو آپ کی سیرت طیبہ، معجزات اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔

☆..... جامع مسجد مدنی ڈبر شریف تحصیل مٹھن آباد میں بہت بڑے اجتماع سے مولانا نے خطاب کیا۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا۔

☆..... تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا جامع مسجد تقویٰ نون کالونی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، بعدازاں جامع مسجد فاروق اعظم اسلام پورہ سلانوالی میں عظیم الشان اجتماع سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں اور قادیانی کمپنیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت مولانا نے خطاب کے بعد مقامی علماء کرام اور جماعتی احباب سے ملاقات کی۔

☆..... جامع مسجد حنفیہ اور جامع مسجد گنبد والی فاروقیہ تحصیل سلانوالی میں عقیدہ ختم نبوت اور سیرت طیبہ کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔ مدارس اور

مساجد کے خطباء اور مدرسین سے ملاقات کی اور انہیں تحفظ ناموس رسالت میں اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت دی۔

☆..... جامع مسجد صدیق اکبر چنیوٹ اور اڈیالیاں میں سیدنا عثمان غنیؓ اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی شہادت پر ہر دو حضرات کو خراج عقیدت اور ان کے فضائل ومناقب پر مفصل خطاب کیا۔

حلقہ منظور کالونی کے علمائے کرام کا ماہانہ مشاورتی اجلاس

کراچی..... حلقہ منظور کالونی ومحمود آباد کے علماء کرام کا ماہانہ مشاورتی اجلاس ۲۲ر دسمبر بروز بدھ بعد نماز عشاء، جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ میں پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرا اور آپ حضرات کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ختم نبوت کے کاز سے جوڑا، یہ ایسا عظیم کام ہے کہ جس کے لئے ہمارے اکابرین نے بڑی قربانیاں دی ہیں اس ملک میں گستاخان رسول سے متعلق قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قانون بنایا ہے جسے اس وقت کی حکومت بعض اسلام دشمنوں کے ایماء پر تبدیل کرنے کی سازش کررہی ہے۔ اس سازش کے خلاف تمام دینی ومذہبی جماعتیں متحد ہوکر احتجاج کررہی ہیں۔ انشاء اللہ ہم ایسی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حلقہ منظور کالونی میں ختم نبوت کے موضوع پر مہینے میں چار مساجد میں بیانات ہوا کریں گے۔ جامع مسجد نور، جامع مسجد ابوایوب انصاری، جامع مسجد اقصیٰ، جامع مسجد فردوس۔ اجلاس میں مولانا عبدالجلیل، مولانا بلال احمد، مولانا محمد رمضان، مولانا امجد حسن، مولانا حفیظ الرحمٰن فاروقی، قاری فیض الرحمٰن ڈیروی، مولانا محمد انور، مولانا شفیع الرحمٰن، مولانا توصیف احمد مبلغ ختم نبوت کراچی، مولانا محمد فیصل، مولانا محمد رضوان، مولانا غلام یٰسین، قاری ظفر احمد نقشبندی اور جمال کاکڑ کے علاوہ جمعیت علماء اسلام یوتھ کے رہنماؤں نے شرکت کی۔

ہم ایک ہوجائیں

مسلمانوں کٹھن ہے مرحلہ، ہم ایک ہوجائیں — ارادہ دشمنوں کا ہے بُرا، ہم ایک ہوجائیں
وطن کی خیر مانگیں ہم اسی میں ہے بھلا سب کا — وطن والو! اسی میں ہے بھلا، ہم ایک ہوجائیں
یہ فرقہ بندیاں کیسی یہ صوبائی تعصب کیوں؟ — اُکھڑ جائے گی یوں اپنی ہوا، ہم ایک ہوجائیں
اگر تم چاہتے ہو، کفر کا کس بل نکل جائے — کوئی چارہ نہیں اس کے سوا، ہم ایک ہوجائیں
کوئی مشکل نہیں ایسی جو آساں ہو نہیں سکتی — ہمارے ہاتھ میں ہے فیصلہ، ہم ایک ہوجائیں
امریکا سے رکھو نہ روس سے امید غم خواری — خدا کردے گا حل ہر مسئلہ، ہم ایک ہوجائیں
یہ رنگ ونسل یہ نام ونسب، بت ہیں مسلمانوں — ہمارا اک نبیؐ، اک ہے خدا، ہم ایک ہوجائیں
انہیں دھتکار دو جو رہنما نفرت کریں پیدا — یہی گُر ہے ہمارا رہنما، ہم ایک ہوجائیں

اگر اب بھی نہ ہم سمجھے تو پھر ذلت ہے گیلانیؔ
ہماری ہے اسی میں ہی بقا، ہم ایک ہوجائیں

سید امین گیلانی رحمہ اللہ

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے

مولانا محمد نذر عثمانی، حیدرآباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو ایسی فضیلت بخشی کہ انہیں سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کے لئے منتخب فرمایا اور ان کو ایسے اوصاف سے نوازا کہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے انہیں معیار حق قرار دیا:

ترجمہ: ''سو اگر وہ بھی ایمان لاویں

جس طرح پر تم ایمان لائے تو ہدایت پائی

انہوں نے۔'' (البقرہ)

کیونکہ ''آمنتم'' کے مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ہیں۔ اس آیت میں ان کے ایمان کو ایک مثالی نمونہ قرار دے کر حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ومعتبر صرف اس طرح کا ایمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اختیار فرمایا ہے۔ (معارف القرآن، ج:۱،ص:۳۵۵)

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں اپنے پیارے صحابہ کرامؓ کے اوصاف کو بیان فرمایا، مثلاً: اپنے یار غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے ''ارحم امتی بامتی ابوبکر'' کا جملہ ارشاد فرماکر امت مسلمہ پر حضرت صدیق اکبرؓ کی رحمت وشفقت اور بے پناہ الفت کو آشکارا فرمایا، دوسرے خلیفہ راشد سیدنا فاروق اعظمؓ کو ''اشدھم فی امر اللہ عمر'' قرار دیا یعنی اللہ کے امور کے نفاذ میں سخت اور شدید ترین جبکہ تیسرے خلیفہ راشد سیدنا عثمان ابن عفانؓ کے لئے ''اصدقھم حیاء عثمان'' کا تمغہ جاری فرماکر انہیں شرم وحیا جیسی ملکوتی صفات کا پیکر عظیم قرار دیا اور چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ''اقضاھم علی'' کی سند جاری فرماکر انہیں اسلام کے قاضی ومنصف کے منصب سے نوازا۔

ہم جب تاریخ اسلام کے آئینہ میں جھانک کر دیکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی روشنی میں ان چار یاروں کو فی الحقیقت ان اوصاف عالیہ سے کامل واکمل طور پر متصف پاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور بعد کے ادوار میں ان چار بزرگواروں کے مذکورہ اوصاف روشن دکھائی دیتے ہیں۔ آج ہم خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں جن کی فقاہت، علم، تدبر اور معاملہ فہمی کا زمانہ معترف ہے، انصاف کا ترازو ہاتھ میں آیا تو چہار دانگ عالم میں آپ کی منصفی کے چرچے ہوئے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کون ہیں؟ اور اسلام میں ان کا مرتبہ کیا ہے؟ ساری دنیا جانتی ہے کہ لیکن پھر بھی تاریخ کے جھروکوں سے ایک ورق حاضر خدمت ہے:

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ کا اسم شریف علی ابن ابی طالب، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے اور اسد اللہ، حیدر، المرتضیٰ آپ کے مختلف القاب ہیں، آپؓ کا خاندان بنی ہاشم ہے۔ قریش مکہ میں یہ حضرات اپنے گوناگوں اعزازات کی وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ حرم کعبہ کی خدمات اور سقایہ زمزم کے تمام انتظامات ان کی نگرانی میں ہوا کرتے تھے اور حجاج کرام کے ساتھ تعاون، امداد اور راحت رسانی کے سامان فراہم کرنے میں یہ حضرات ممتاز تھے۔

(البدایہ، ج:۲،ص:۳۵۲، سیرت علی المرتضیٰ، ص:۳۰)

حضرت علی المرتضیٰؓ کے والد کا نام عبد مناف ہے اور بعض نے عمران بھی لکھا ہے، لیکن آپ اپنی کنیت ابوطالب کے ساتھ مشہور ہیں اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہے، آپ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل کیا، آپ نے مدینہ طیبہ میں ۴ ہجری میں انتقال کیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کی پرورش رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، اس کی تفصیل بھی علماء نے نقل کی ہے کہ حضرت علیؓ کے والد ابوطالب پر معاشی تنگ دستی کا ایک دور آیا تھا اور خاندان کے افراد نے ان کے ساتھ اس موقع پر بہترین تعاون کیا، ان کے برادر محترم حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کے فرزند حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے خورد ونوش کی ذمہ داری لے لی، اسی طرح نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم محترم ابوطالب کے چھوٹے فرزند علی المرتضیٰ کو اپنی کفالت میں لے لیا، اس طرح حضرت علیؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش محبت میں تعلیم وتربیت نصیب ہوئی اور سن شعور تک صحبت صالحہ سے فائدہ اٹھانے کا سنہری موقع ملا۔

حضرت علی المرتضیٰ ابتدا سے ہی امور خیر کی طرف راغب رہتے تھے اور جاہلانہ رسوم مثلاً اصنام پرستی وغیرہ سے مجتنب رہتے تھے، یہاں تک کہ بعثت نبوی کا

مبارک رو رہ گیا۔ علامہ ابن کثیرؒ نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ آزاد مردوں میں پہلے صدیق اکبرؓ ایمان لائے اور خواتین میں سب سے پہلے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ ایمان لائیں اور غلاموں میں سب سے پہلے زید بن حارثہؓ مسلمان ہوئے اور نوخیز نوجوانوں میں سیدنا علی المرتضیٰؓ اسلام لانے میں مقدم ہیں۔ (البدایہ ابن کثیر ص۲۹ ج۳)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی سربلندی کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں، ہجرت کے موقع پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر مبارک پر رات گزارنے اور اہل مکہ کی امانتیں ان کے سپرد کرکے بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، اس سفر ہجرت میں اللہ کی امانت (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) سیدنا صدیق اکبرؓ کے حوالے ہوئی اور اہل مکہ کی امانتیں سیدنا علی المرتضیٰؓ کے سپرد کی گئیں۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ ان امور سے فراغت کے بعد مدینہ طیبہ اس وقت پہنچے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں اقامت پذیر تھے، مدینہ منورہ میں مہاجرین وانصار میں مواخات قائم کرنے سے قبل مکہ مکرمہ میں ابتدائی ایام اسلام میں بھی ایک مواخاۃ قائم کی گئی جس میں حق پر قائم رہنا اور باہمی غم خواری کرنا مقصود تھا، یہ مواخاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے درمیان، حضرت سیدنا حمزہؓ اور سیدنا زید بن حارثہؓ، سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمان غنیؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کے درمیان قائم کی گئی۔

غزوہ بدر کا عظیم معرکہ پیش آیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کا علم سیدنا علی المرتضیٰؓ کو عطا فرمایا اور اہل اسلام کی طرف سے جنگ کی ابتدا کے لئے سیدنا حمزہؓ، حضرت عبیدہ بن حارثؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان میں نکلنے کا حکم فرمایا، حق و باطل کے اس عظیم ترین معرکہ میں فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے اور مشرکین شکست فاش سے دوچار ہوئے۔

جنگ بدر میں اہل اسلام کو بہت سے غنائم حاصل ہوئے، ان میں سے حضرت علی المرتضیٰؓ کو ایک عمدہ قسم کی ناقہ (اونٹنی) اور ایک اعلیٰ قسم کی تلوار جو ذوالفقار کے نام سے موسوم تھی عطا کی گئی۔

ماہ رجب ۲ ہجری کو حضرت علیؓ کا نکاح سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کردیا اور نکاح کا مہر چار سو مثقال مقرر کیا گیا، علماء نے لکھا ہے کہ اس وقت سیدنا علی المرتضیٰؓ کی عمر اکیس سال یا چوبیس سال تھی اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی عمر پندرہ، اٹھارہ یا انیس سال کے قریب تھی، اس مبارک نکاح کی تقریب میں سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمانؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ شریک تھے انعقاد نکاح کے لئے یہ بابرکت اجتماع بالکل سادہ تکلفات زمانہ سے مبرا اور رسومات دنیا سے بالکل خالی تھا، اس طرح خاتون جنت کی رخصتی اس سادہ سی تقریب کی صورت میں مکمل ہوئی کہ اس کے متعلق ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے بہتر اور عمدہ ہم نے کوئی شادی نہیں دیکھی۔''

سیدنا علی المرتضیٰؓ کی مختصر اور مستند سیرت کے ذکر کے بعد ہم اپنے اصل موضوع علی المرتضیٰؓ کے منصفانہ فیصلہ جات کی طرف آتے ہیں۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰؓ کو یمن کے علاقہ کی طرف قاضی کی حیثیت سے مامور فرمایا۔ سیدنا علیؓ جب روانہ ہونے لگے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نوعمر ہوں اور قضا کے معاملات میں مجھے زیادہ سابقہ نہیں پڑا، اگر اس قوم میں تنازعات کے فیصلے کرنے کی نوبت آئے گی تو میں کیا کروں گا؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اطمینان دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست فیصلہ کی توفیق دے گا اور تمہارے دل کو ثابت رکھے گا۔'' اور بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت علیؓ کے سینے پر رکھا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کی زبان کو ثابت رکھ، اور ان کے قلب کی رہنمائی فرما۔'' اس کے ساتھ ساتھ آپؐ نے ایک بنیادی قاعدہ بھی ارشاد فرمایا کہ: ''اے علیؓ! جب آپ کی سامنے دو فریق پیش ہوں تو ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ مت کرنا جب تک کہ دوسرے فریق کی بات نہ سن لیں۔'' سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرے سامنے جب بھی کسی مقدمہ کا

یا حیُّ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا قیّوم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کثرت سے پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email:muhammadarif78692@ovi.com

معاملہ پیش آیا تو اس میں اشکال پیدا نہیں ہوا بلکہ اس کے حل کے لئے کوئی بہتر صورت منکشف ہوگئی۔

یمن میں اقامت کے دوران سیدنا علی المرتضیٰؓ کو متعدد واقعات پیش آئے لیکن حضرت علیؓ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے ان کے بارے میں فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ ایک مرتبہ یمن کے علاقہ سے کچھ اموال پوشاک ولباس کی صورت میں حاصل ہوئے جن کی تاحال تقسیم نہ ہوئی تھی، حضرت علی المرتضیٰؓ کی طرف سے جو شخص ان اموال پر نگران تھا اس نے حضرتؓ کی اجازت کے بغیر اپنے ساتھیوں کو پوشاکیں دے دیں اور انہوں نے زیب تن بھی کر لیں، حضرت علی المرتضیٰؓ کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے اموال کے نگران کو طلب کر کے اس سے پوچھا کہ اس طرح کیوں کیا گیا؟ یہ اموال تو ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں پہنچے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کو تقسیم فرماتے تم لوگوں نے ایسا معاملہ کیوں کیا؟ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے پوشاکیں اتروالیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقسیم کے لئے مدینہ منورہ روانہ کر دیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ایک اور ساتھی سیدنا معاذ بن جبلؓ کو قاضی کی حیثیت سے یمن بھیجا جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جو مقدمے تیرے پاس لائے جائیں گے ان کا فیصلہ کیونکر کرو گے؟ حضرت معاذؓ نے عرض کیا: ''میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے کروں گا۔'' پوچھا: ''اگر تجھے خدا کی کتاب میں (کسی خاص معاملے کے متعلق) کچھ نہ ملے....'' عرض کیا کہ: ''میں خدا کے رسول کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اگر خدا کے رسول کی سنت میں کوئی چیز نہ ملے تو...'' حضرت معاذؓ نے جواب دیا: ''میں بلا تامل اپنی رائے سے کام لوں گا'' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کے سینے پر تھپکی دی اور فرمایا: تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ کے ایلچی کو ایسی بات کہنے کی توفیق دی جو رسول اللہ کی خوشی کا باعث ہوئی۔''

یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جن کے عمل اور علوم کی تاقیامت روشنی رہے گی۔

☆... سیدنا علی المرتضیٰ سے روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، وہاں مجھے ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جو آپس میں ایک عجیب قسم کے جھگڑے میں الجھے ہوئے تھے (ان لوگوں نے شیر کے شکار کے لئے ایک کمین گاہ کھودی تھی) چنانچہ شیر چلتا ہوا آیا اور اس گڑھے میں گر گیا، لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور دھکم پیل کی صورت پیدا ہو گئی، جس وقت لوگ ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے ایک آدمی اس کمین گاہ میں گرنے لگا تو وہ دوسرے کو جو دھانے پر تھا، چمٹ گیا، اس دوسرے نے تیسرے آدمی کو پکڑ لیا اور اس تیسرے نے چوتھے آدمی کو مضبوطی سے پکڑ لیا، نتیجہ یہ کہ چاروں یکے بعد دیگرے گر گئے۔ شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا، اتنے میں ایک شخص نے اپنی کمر سے چھرا نکال کر شیر کو مار ڈالا اور یہ چاروں بھی زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے۔ اس طرح کئی خاندانوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ اس قضیہ کو چکانے کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تم آپس میں دست و گریباں ہو گئے ہو؟ میں تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر میرا فیصلہ منظور ہے تو خیر ورنہ اس وقت جنگ مت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، آپؐ جو فیصلہ فرما دیں وہ تسلیم کرنا پڑے گا اور اس سے جو سرتابی کرے گا، اس کا کوئی حق نہ ہو گا۔ حضرت علیؓ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ (جن لوگوں نے کنواں) کمین گاہ کھودی ان سے خون بہا چار آدمیوں کا جمع کرو، ایک کا چوتھائی، دوسرے کا تہائی، تیسرے کا نصف اور چوتھے کا مکمل خون بہا دیا جائے۔

لوگوں نے اس فیصلہ کو منظور نہیں کیا اور وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ اس وقت مقام ابراہیم کے قریب تشریف فرما تھے، ان لوگوں نے ماجرا سنایا، آپؐ نے فرمایا: میں تمہارا فیصلہ کئے دیتا ہوں، یہ کہہ کر آپؐ نے خاص انداز کی نشست (جس میں ایک بڑے رومال سے کمر اور گھٹنے کو باندھ لیتے ہیں) بیٹھ گئے، لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ علیؓ ہمارے درمیان فیصلہ کر چکے ہیں، آپؐ نے وہ فیصلہ سن کر اسی کی تصویب فرمائی اور منظوری دے دی۔ (مسند احمد بن حنبل)

شراب نوشی کی سزا:

ابن وبرہ ایک شخص کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا، ابن وبرہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عمرؓ کی خدمت میں پہنچا تو سیدنا عثمانؓ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سیدنا علیؓ بن ابی طالب، سیدنا طلحہ بن عبیداللہؓ اور سیدنا زبیر بن العوامؓ مسجد نبوی میں موجود تھے۔ ان حضرات کے سامنے ابن وبرہ نے کہا کہ مجھے خالد بن ولیدؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ سلام کے بعد عرض کرتے ہیں کہ لوگ شراب نوشی میں منہمک ہو رہے ہیں اور موجودہ سزا کو معمولی سمجھنے لگے ہیں۔ سیدنا عمرؓ نے یہ عرضداشت سن کر فرمایا کہ یہ حضرات تمہارے سامنے موجود ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ کس طرح کرنا چاہئے؟ سیدنا علیؓ نے اپنی رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ: انسان جس وقت شراب پی کر بدمست ہوتا ہے اور واہی تباہی بکتا ہے، پھر لوگوں پر بہتان تراشی کرتا ہے اور بہتان تراشی کی سزا اسی درے ہیں، لہٰذا شراب پینے کی سزا بھی اسی درے مقرر کرنی

چاہئے۔ چنانچہ سیدنا عمرؓ نے شراب نوشی کی سزا اسی درے مقرر فرمائی۔ (مؤطا امام مالک ص:۳۵۶)

تنبیہ الغافلین میں ابولیث نے عطاء سے نقل کیا ہے کہ شام میں یزید بن ابی سفیانؓ کے مکان پر تین آدمیوں نے شراب پی اور ساتھ یہ ثبوت بھی لائے کہ ہم پر شراب حلال ہے، چونکہ خدا نے قرآن مجید میں خود ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں پر کوئی حرج نہیں جو کچھ انہوں نے کھایا پیا ہو۔“

یزید بن ابی سفیانؓ نے یہ واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں لکھ بھیجا تو حضرت عمرؓ نے جواب میں فرمایا کہ ان کو میری طرف روانہ کردیجئے۔ جب ان حضرات کو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا تو سیدنا عمرؓ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کیا تاکہ ان سے شرعی حکم کے بارے میں پوچھیں، لوگوں نے اس مسئلہ کے سلسلہ میں اختلاف کیا، ان میں سے کچھ نے گردن زنی کا فیصلہ کیا اور بعض نے نفی کی۔ حضرت علیؓ ان کے درمیان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے ابوالحسنؓ! آپ اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا: ”حکم شرعی یہ ہے ان کو توبہ کی مہلت دی جائے، اگر یہ توبہ کرلیتے ہیں تو ہر ایک کو اسی تازیانے مارے جائیں اور اگر توبہ نہیں کرتے تو ان کی گردن زنی کی جائے۔“ حضرت علیؓ کے اس فیصلہ کو سن کر سیدنا عمرؓ نے اس پر عمل درآمد کروایا۔

☆... روایت ہے کہ ایک نجاشی شاعر نے ماہ رمضان میں شراب پی رکھی تھی۔ حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ اس شرابی کو حاضر کیا جائے، سیدنا علیؓ نے اس کو اسی کوڑے لگوائے اور پھر اسے قید کردیا، دوسرے دن اسے پھر حاضر کیا گیا اور دوبارہ اسے بیس کوڑے لگائے گئے۔ وہ نجاشی شاعر کہنے لگا کہ حضور! شراب کی سزا تو اسی کوڑے ہے، آپ نے مجھے مزید بیس تازیانے کیوں لگوائے؟ حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا: بیس کوڑے تجھے ماہ رمضان کا ادب اور احترام نہ کرنے کی سزا ہے۔

☆... محدثین نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے عدل وانصاف کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کی خدمت میں دو عورتیں کچھ مالی اعانت کے لئے حاضر ہوئیں، ان میں سے ایک خاتون عرب تھی اور دوسری اس کی لونڈی (اولاد اسحاق میں سے) تھی، اس موقع پر حضرت علی المرتضیٰؓ نے دونوں خواتین کو مساوی طور پر غلہ کی ایک خاص مقدار اور چالیس چالیس درہم نقد عنایت فرمائے۔ خادمہ کو جو کچھ ملا تھا وہ لے کر چلی گئی مگر عربی خاتون نے کہا یا امیرالمؤمنین! میں عربی خاتون ہوں، آپ نے مجھے بھی اتنی ہی مقدار میں غلہ اور نقدی عنایت فرمائی ہے جتنی میری خادمہ کو؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب میں شیر خدا نے فرمایا کہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں غور وفکر کیا ہے اس مسئلہ میں اولاد اسماعیلؑ کو اولاد اسحاقؑ پر کوئی فوقیت نہیں معلوم ہوئی۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ص:۳۴۹، ج:۶)

انہی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ ہمارے اعلیٰ قاضی ہیں اور ابی بن کعبؓ ہمارے اعلیٰ قاری ہیں۔ (بخاری شریف ص:۶۴۳، ج:۲)

اور ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ: حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے مدینہ طیبہ پر حضرت علیؓ کو قاضی متعین فرمایا۔ (ابن کثیر ص:۳۱، ج:۷)

حضرت علیؓ کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے زنا کا اقرار کیا تھا، آپؓ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں! تو آپؓ نے فرمایا: اسے رجم کیا جائے گا اور اسے محبوس رکھا جائے، جب شام کو حد جاری کرنے کے لئے اسے پیش کیا گیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں کو اس کے جرم پر مطلع کیا تو اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس کا نکاح تو ہوچکا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی تو حضرت علیؓ یہ چیز معلوم کرکے بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس کو سنگسار نہ کیا جائے بلکہ اس پر زنا کی شرعی حد اسی کوڑے جاری کی جائے۔

اجرائے حد میں انصاف کا تقاضا: حضرت علی

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور قادیانیوں کے عبرت انگیز واقعات

جدید ایڈیشن

جمع وترتیب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆ اولیاء اللہ کے وجد آفرین واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت وکشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ ☆ دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے، جنہوں نے آمنہؓ کے لال کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔ ☆ آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی بپا کردی۔ ☆ جیالے، جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خون دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔ ☆ پیران عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ وتابندہ رکھا۔ ☆ شیر دل اسیران تحریک ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوبؐ کے جرم میں پس دیوار زنداں سنت یوسفؑ ادا کی۔ ☆ مسیلمہ کذاب کی اولاد خبیثہ کی حکایات۔ ☆ منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔ ☆ غداران ملت کی راز افشائی۔ ☆ مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔ ☆ اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

علماء، طلباء اور مبلغین ختم نبوت کے لئے خصوصی رعایت صرف 100 روپے

ناشر: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی، سیل: 0321-2115595

المرتضیٰؓ کے دور میں حد لگانے کا ایک واقعہ پیش آیا تو سیدنا علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو باہر لے جاکر درے لگاؤ جب دو تازیانہ لگوا چکا تو مضروب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر شکایت کی کہ قنبر نے مجھے تین تازیانے مقررہ تعداد سے زیادہ لگائے ہیں۔ سیدنا علیؓ نے قنبر سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو قنبر نے عرض کیا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ اس پر سیدنا علیؓ نے مضروب کو فرمایا کہ جاؤ اور قنبر کو تین تازیانے لگاؤ، اس کے بعد حضرت علیؓ نے قنبر کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: ''شرعی حدود سے تجاوز مت کرو'' یہ چیز علوی دور کے عدل گستری کی بہترین مثال ہے آج عدل وانصاف کے علمبرداروں کو بھی اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے اور خصوصاً پولیس جو کسی کی بھی عزت نفس کو بغیر کسی جرم کے مجروح کردیتی ہے اور اس کی تازندگی کوئی دادرسی کرنے والا بھی نہیں ہوتا۔

کتاب الخراج امام ابو یوسفؒ میں مذکور ہے کہ نصاریٰ نجران ایک فیصلہ کے لئے حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ جو ان کے حق میں ہوا تھا اس میں حضرت علیؓ سے ترمیم وتنسیخ کرائیں تو اس وقت سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا تمہارے حق میں فیصلہ درست ہے اور وہ معاملہ فہم اور درست فیصلہ فرمانے والے شخص تھے۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ کے عدل وانصاف کا ایک اور واقعہ محدث ابن ابی شیبہ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ آنجناب کی صاحبزادی ام کلثومؓ بنت علیؓ کا غلام ابو صالح تھا وہ ام کلثومؓ کی خدمت کرتا تھا وہ ذکر کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ ام کلثومؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے دونوں برادران سیدنا حسن وسیدنا حسینؓ بھی تشریف فرماتھے تو اس دوران انہوں نے فرمایا کہ اپنے غلام ابوصالح کو کھانے کی کوئی چیز دی ہے؟ تو ام کلثومؓ نے کہا کہ اب دیتے ہیں، پس انہوں نے ایک سالن کا پیالہ بھیجا اس میں ایک قسم کے غلہ کا شوربہ تیار شدہ تھا، ابوصالح کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ تم وقت کے امراء ہو اور مجھے یہ معمولی کھانا دیتے ہو؟ تو اس کے جواب میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اے ابو صالح! تو اگر امیرالمؤمنین سیدنا علیؓ کو دیکھتا تو اور تعجب کرتا، پھر انہوں نے حضرت علیؓ کے انصاف کا ایک واقعہ سنایا، فرمانے لگیں کہ ایک مرتبہ کچھ لیموں حضرت علیؓ کی خدمت میں لائے گئے اور وہ بیت المال کی ملک تھے تو حضرات حسنینؓ اس میں سے اپنی ضرورت کے لئے لینے لگے تو سیدنا علیؓ نے ان کے ہاتھ سے لیموں لے لئے اور حکم دیا کہ ان کو مستحقین میں تقسیم کردیا جائے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۲، ج:۱۳)

سیدنا علی المرتضیٰ کے عدل وانصاف سے متعلق نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان کے لئے اعمال میں سے تین چیزیں مشکل ترین ہیں: (۱) ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری وساری رکھنا اور اس سے غافل نہ ہونا، (۲) تمام لوگوں میں باہمی عدل و انصاف قائم کرنا، (۳) مسلمان بھائیوں کی ہرحال میں خیر خواہی اور غم خواری کرنا۔'' اس فرمان نبوی میں معاشرتی زندگی کے بنیادی اور معیاری اصول بیان فرمائے گئے ہیں، ان کی وجہ سے لوگوں میں باہمی خیرخواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی عملی زندگی میں ان اصولوں پر عمل کرکے امت کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

ضروری اطلاع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کا ''خواجہ خواجگان نمبر'' شائع ہوگیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تالیف ''تذکرۂ خواجہ خواجگان'' بھی چھپ گئی ہے۔ دونوں کتب اپنے قریبی دفتر ختم نبوت سے طلب فرمائیں یا براہ راست مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان اور دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

رعایتی قیمت: ''خواجہ خواجگان نمبر'' 350 روپے

رعایتی قیمت: ''تذکرہ خواجہ خواجگان'' 100 روپے

(علاوہ ڈاک خرچ)

برائے رابطہ ملتان: 061-4783486 برائے رابطہ کراچی: 021-32780337

REGD. SS.160

حضرات علماء کرام کی خدمت میں ضروری گزارش

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد!

بخدمت جناب حضرات علماء کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے بہتر کون اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی انسان کو دارین کی فلاح سے محروم اور ابدی عذاب وشقاوت کا مستحق بنادیتی ہے۔

حال ہی میں ملکی اخبارات میں ننکانہ کی ملعونہ آسیہ کا کیس بہت شہرت حاصل کرگیا ہے۔ اس مسیحی خاتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا ارتکاب کیا۔ پنچائت، پولیس کی انکوائری نے اسے ملزم ثابت کیا، پرچہ درج ہوا، سیشن جج نے کیس کی سماعت کی، گواہان کے بیانات، مقدمہ کے چالان اور خود ملزمہ کے اعتراف کے بعد عدالت نے اسے مجرم قرار دے کر سزا سنائی۔

ہائی کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف مجرمہ نے اپیل دائر کررکھی ہے۔ اس کی سماعت نہیں ہوئی، اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ مجرمہ کے خلاف ہوا تو سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کا مرحلہ باقی ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ اگر خلاف ہوجائے تو بھی مجرمہ سپریم کورٹ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف نظر ثانی کی درخواست کا حق رکھتی ہے۔ ابھی تمام تر یہ عدالتی طریق کار باقی ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کرکے ملعونہ آسیہ کے ہاں جیل میں گورنر پنجاب گئے اور پھر ملک میں آسیہ کو بچانے کی جدوجہد، اس قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کا پروپیگنڈا اس زور کے ساتھ شروع ہوگیا ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

ان حالات میں پیپلز پارٹی کی ایک رکن قومی اسمبلی محترمہ شیریں رحمٰن نے اس قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کا بل قومی اسمبلی میں جمع کرادیا ہے۔

گورنر پنجاب، شیریں رحمٰن، ملک بھر کی این جی اوز وغیرہ کی کارروائیوں کو امریکی مطالبہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو شدید اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ کسی وقت بھی قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی سازش تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد سوائے کف افسوس ملنے کے ہمارے پاس باقی کچھ نہ رہ جائے گا۔

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ خطبہ جمعہ، تحریر وتقریر، اخبارات کے ذریعہ اس قانون کی اہمیت وافادیت اور تحفظ ناموس رسالت کی مسلمانوں کے ہاں حساسیت کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنے میں اپنا فرض ادا کریں، اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی کے ممبران کو قائل کریں کہ اسمبلی میں بھی اس سازش کو ناکام بنائیں۔ امید ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو پیغمبر علیہ السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے صرف کرکے ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

والسلام

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ